www.HallaGulla.com

دیوانِ شبلی نعمانی

مولانا شبلی نعمانی

http://www.hallagulla.com/urdu/

Virtual Home for Real People

عدلِ جہانگیری

قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گزر
ایک دن نور‘ جہاں ‘بام پہ تھی جلوہ فگن‘

کوئی شامت زدہ رہگیر ادھر آنکلا
گرچہ تھی قصر مین ہر چار طرف قدغن

غیرتِ حسن سے بیگم نے طماچہ مارا‘
خاک پر ڈھیر تھا اِک کشتہ بے گورو کفن

ساتھ ہی شاہ جہانگیر کو پہنچی جو خبر
غیظ سے آگئے ابروئے عدالت پہ شکن

حکم بھیجا کہ کنیزان شبانِ شہی!
جاکے پوچھ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ہے یہ سخن

www.HallaGulla.com

http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home
for Real People

نخوتِ حُسن سے بیگم نے بصد ناز کہا
میری جانب سے کرو عرض آئیں حُسن

ہاں! مجھے واقعہ قتل سے انکار نہیں
مجھ سے ناموسِ حیا نے یہ کہا تھا کہ بزن

اُس کی گستاخ نگاہی نے کیا اس کو ہلاک
کشورِ حسن میں جاری ہے یہی شرعِ کُہن

مفتی روِیں سے جہانگیر نے فتوے پوچھا
کہ شریعت میں کسی کو نہیں کچھ جائے سخن

مفتی دیں نے یہ بے خوف وخطر صاف کہا
شرع کہتی ہے کہ قاتل کی اڑا دو گردن

لوگ دربار میں اس حکم سے تھرا اٹھے
پر جہانگیر کی ابرو پہ نہ بل تھا نہ شکن

www.HallaGulla.com

http://www.hallagulla.com/urdu/

Virtual Home for Real People

ترکناں کو یہ دیا حکم کہ اندر جا کر
پہلے بیگم کریں بستۂ زنجیر و رسن

پھر اسی طرح اسے کھینچ کے باہر لائیں
اور جلاد کو دیں حکم کہ ہاں تیغ بزن

یہ وہی نورجہاں ہے کہ حقیقت میں یہی
تھی جہانگیر کے پردے میں شہنشاہِ زمن

اِس کی پیشانیِ نازک پہ جو پڑتی تھی گرہ
جاکے بن جاتی تھی اوراقِ حکومت پہ شکن

اب نہ وہ نور جہاں ہے نہ وہ اندازِ غرور
نہ وہ غمزے ہیں نہ زبدۂ صبر شکن

اب نہ وہی پاؤں ہر ایک گام پہ تھراتے تھے
جن کی رفتار سے پامال تھے مرغانِ چمن

http://www.hallagulla.com/urdu/

ایک مجرم ہے کہ جن کا کوئی حامی نہ شفیع
ایک بیکس ہے کہ جس کا نہ کوئی گھر ہے نہ وطن

خدمتِ شاہ میں بیگم نے یہ بھیجا پیغام !
خوں بہا بھی تو شریت میں ہے اِک امرِ حُسن

مفتی شرع سے پھر شاہ نے فتوٰ پوچھا
بولے جائز ہے رضا مند ہوں اگر بچہ و زن

وارثوں کو جو دیئے لاکھ ورم بیگم نے
سب نے دربار مین کی عرض اے شاہِ زمن

ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص
قتل کا حکم جو رُک جائے تو ہین مستحسن

ہوچکا جبکہ شہنشاہ کو پورا یہ یقین
کہ نہیں اس میں کوئی شائبۂ حیلہ و فن

http://www.hallagulla.com/urdu/

اُٹھ کے دربار سے آہستہ چلا سوئے حرم
تھی جہاں نورجہاں معتکف بیتِ حزن

دفعتاً پاؤنپہ بیگم کے گرا اور یہ کہا
'تو اگر کشتہ شدی آہ چہ میکروم من'

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

خلافتِ فاروقی

عام الرّما کہتے ہیں جس کو عرب میں لوگ
عہدِ خلافت عمری کا وہ سال تھا

اس سال قحط عام تھا ایسا کہ ملک میں
لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا

پانی ایک بوند نہ ٹپکی تھی اس ابر سے
ہر خاص و عام سخت پراگندہ حال تھا

اعراب کی بسر حشرات زمیں پہ تھی
سب اُٹھ گیا جو فرقِ حرام و حلال تھا

تشویش سب سے بڑھ کے حضرت عمر کو تھی
ہر دم اسی کی فکر اسی کا خیال تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

تدبیر لاکھ کی مگر رُک سکا نہ قحط
گو انتظامِ ملک میں ان کو کمال تھا

معمول تھا جناب عمرؓ کا ۔ کہ متصل
کرتے تھے گشت ۔رات کو سونا محال تھا

اِک دن کا واقعہ ہے کہ پہنچے جو دشت میں
کوسوں تلک زمیں پہ خیموں کا جال تھا

بچّے کئی تھے ایک ضعیفہ کی گود میں
جن میں کوئی بڑا تھا کوئی خرد سال تھا

دیکھا جو اس کو یہ کہ پکاتی ہے کوئی چیز
جاتا رہا جو طبع حزیں پر ملال تھا

سمجھے کہ اب وہ ملک کی حالت نہیں رہی
کم ہو چلا ہے قحط کا جو اشتعال تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

پوچھا خود اس سے جاکے تو رونے لگی کہ آہ
کیا آپ کو غذا کا بھی یاں احتمال تھا

بچّے یہ تین دن سے تڑپے ہیں خاک پر
میں کیا کہوں زباں سے جو ان کا حال تھا

مجبور ہوکے ان کے بہلنے کے واسطے
پانی چڑھا دیا ہے یہ اس کا ابال تھا

ان سے یہ کہہ دیا ہے کہ اب مطمئن رہو
کھانا یہ پک رہا ہے اسی کا خیال تھا

بے اختیار رونے لگے حضرتِ عمرؓ
بولے کہ یہ مرے ہی گئی کا وبال تھا

جو کچھ کہ ہے یہ سب ہے میری شامتِ عمل
از بس گناہگار مرا بال بال تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

بازار جائے لائے سب اسباب آب و نان
جو زخم قحط کا سبب اند ملال تھا

چولھے کے پاس بیٹھ کے خود پھونکتے تھے آگ
چہرہ تمام آگ کی گرمی سے لال تھا

بچوں نے پیٹ بھر کے جو کھایا تو کِھل اٹھے
ایک ایک اب تو فرطِ خوشی سے نہال تھا

تھی وہ زنِ ضعیف سراپا زبان شکر
یاں حضرتِ عمرؓ کو وہی انفعال تھا

عہدہ عمرؓ کو یہ جو ملا تجھ سے چھین کر
جو کچھ گزر رہا ہے یہ اس کا وبال تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

مذہب یا سیاست

تم کسی قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھو
وہی باتیں ہیں کہ جن پر ہے ترقی کا مدار

یہ کوئی جزبہ دینی تھا کہ جس نے دم میں
کردیا زرہ افسردہ کو ہمرنگ شرار

ہے یہ وہ قوت پُرزور کہ جس کی تکرار
سنگ خار کو بنادیتی ہے اک مشت غبار

اس کی زد کھا کے لرز جاتی ہے بنیاد زمین
اس سے ٹکرا کے بکھر جاتے ہیں اوراق دیار

یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچّے
کھیلنے جاتے تھے ایوان گہ کسرٰی میں شکار

http://www.hallagulla.com/urdu/

مساوات اسلام

بدر میں معرکہ آرا جو ہوا تشکر کفر
عتبہ ابن ربیعہ تھا امیر العکر

سب سے پہلے وہی میدان میں بڑھا تیغ بکف
ساتھ ایک بھائی تھا اور بھائی کے پہلو میں پسر

اس طرح اس نے مبازر طلبی کی پہلے
مرد میداں کوئی تم میں ہو تو نکلے باہر

سن کے یہ لشکر اسلام سے پھِھم
تین بانباز کہ ایک ایک تھا اس کا ہمسر

سامنے آئے جو یہ لوگ تو عتبہ نے کہا
کس قبیلہ سے ہوگیا ہے نسب جدو پدر

http://www.hallagulla.com/urdu/

بولے ہم وہ کہ ہے نام ہمارا انصار
ہم میں شیدائی اسلام ہے ہر فرد و بشر

جان نثاران رسولﷺ عربی ہیں ہم لوگ
اک اشارہ ہو تو ہم کاٹ کے رکھ دیتے ہیں سر

ہاں عتبہ کہ بجا کہتے ہو جو کہتے ہو
مگر افسوس کہ مغرور ہے اولاد مفر

تم سے لڑنا ہو تو ہمارے لیے ہے مایہ عار
کہ نہیں تیغ قریشی کے سزاوار یہ سر

کہہ کے یہ سرورِ عالم سے اس نے کیا خطاب
اے محمدﷺ یہ نہیں شیوۂ ارباب ہنر

جنگ نا جنس سے معذور ہیں ہم آل قریش
بھیج ان کو جو ہوں رہتے ہیں ہمارے ہم سر

http://www.hallagulla.com/urdu/

آپ کے حکم سے انصار پھر آئے صف میں
حمزہؓ و حیدرؓ کرار نے لی تیغ و سپر

ان سے عتبہ نے جو پوچھا نسب و نام و نشاں
بولے یہ لوگ کہ ہاشم کے ہیں ہم لختِ جگر

بالا عتبہ کہ نہیں جنگ سے اب ہم کو گریز
آداب تیغ قریشی کے دکھائیں جوہر

یا یہ حالت تھی کہ تلوار بھی تھی طالب کفر
یا مساوات کا اسلام کے پھیلا یہ اثر

بارگاہِ نبوی کے موذن تھے بلالؓ
کرچکے تھے جو غلامی میں کئی سال بسر

جب یہ چاہا کہ کریں عقد مدینے میں کہیں
جاکے انصار و مہاجر سے کہا یہ کھل کر

http://www.hallagulla.com/urdu/

میں غلامِ حبشیؓ اور حبشیؓ زادہ بھی ہوں
یہ بھی سن لو کہ مرے پاس نہیں دولت و زر

ان فضائل پہ مجھے خواہش ترویج بھی ہے
ہے کوئی جس کو نہ ہو میری قرابت سے حذر

گردنیں جھک کے یہ کہتی تھیں دل سے منظور
جس طرف اس حبشیؓ زادہ کی اٹھتی تھی نظر

عہدِ فاروق میں جس دن کہ ہوئی ان کی وفات
یہ کہا حضرتِ فاروق نے باویدہ تر

اُٹھ گیا آج زمانے سے ہمارا آقا
اُٹھ گیا آج نقیب حشم پیغمبرؐ

http://www.hallagulla.com/urdu/

عدلِ فاروقی کا ایک واقعہ

ایک دن حضرتِ فاروقؓ نے ممبر پہ کہا
میں تمہیں حکم جو دوں تو کرو گے منظور

ایک نے اُٹھ کے کہا یہ کہ نہ مانیں گے کبھی
کہ ترے عدل میں آتا ہے نظر ہم کو فتور !

چادریں مالِ غنیمت جو اب کے آئیں
صحن مسجد میں ہوئیں تقسیم سب کے حضور

ان میں ہر ایک کے حصہ میں فقط ایک آئی
تھا تمہارا بھی وہی حق کہ یہی ہے دستور

اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس
یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہوگا ضرور

http://www.hallagulla.com/urdu/

مختصر تھی وہ روا اور ترا قد ہے دراز
ایک چادر میں ترا جسم نہ ہوگا مستور

اپنے حصّے سے زیادہ جو لیا تو نے تو اب
تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور

گرچہ وہ حد مناسب سے بڑھا جاتا تھا
سب کے سب مہر بہ لب تھے چہ اناث و چہ ذکور

روک دے کوئی کسی کو یہ نہ رکھتا تھا مجال
نشۂ عدل و مساوات میں سب تھے مخمور !

اپنے فرزند سے فاروقِؓ معظم نے کہا
تم ہے حالت اصلی کی حقیقت پہ عبور

تم ہی دے سکتے ہو اس کامری جانب سے جواب
کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا ربِ غفور

http://www.hallagulla.com/urdu/
www.HallaGulla.com Virtual Home for Real People

بولے یہ ابنِ عمرؓ سب سے مخاطب ہوکر
اس میں کچھ والدِ ماجد کا نہیں جرم و قصور

ایک چادر میں جو نہ پورا ہوا ان کا لباس
کرسکی اس کو گوارہ نہ میری طبع غیور!

اپنے حصّے کی بھی میں نے انہیں چادر دے دی
واقعہ کی یہ حقیقت ہے کہ جو تھی مستور

نکتہ چیں نے یہ کہا اُٹھ کے اے فارروقؓ
حکم دے ہم کہ اب ہم اسے مانیں گے ضرور

http://www.hallagulla.com/urdu/

شغل تکفیر

ایک مولوی ساحب سے کہا میں نے کہ کیا آپ
کچھ حالتِ یورپ سے خبردار نہیں

آمادۂ اسلام ہیں لندن میں ہزاروں
ہر چند ابھی مائلِ اظہار نہیں ہیں

تقلید کے پھندوں سے ہوئے جاتے ہیں آزاد
وہ لوگ بھی جو داخلِ احرار نہیں ہیں

جو نام سے اسلام کے ہوجاتے ہیں برہم
اُن میں بھی تعصب کے وہ آثار نہیں ہیں

افسوس مگر یہ ہے کہ واعظ نہیں پیدا
یاں ہیں تو بقول آپ کے دیندار نہیں ہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

کیا آپ کے زمرے میں کسی کو نہیں یہ درد
کیا آپ بھی اس کے لئے تیار نہیں ہیں

جھلاّ کے کہا یہ کہ یہ کیا سو ادب ہے
کہتے ہو وہ باتیں جو سزاوار نہیں ہیں

کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے ہم بھی تو کچھ بیکار نہیں ہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

اظہار و قبول حق

وارث عدل پیمبر عمرؓ ابن الخطاب
ہیچ تھی جن کے لئے منزلت تاج و سریر

مجمعِ عام میں لوگوں سے انہوں نے کہا
مہر باندھو نہ زیادہ کہ ہے یہ بھی تبذیر

جس قدر تم کو ہو مقدورو وہیں تک باندھو
حکم یہ عام ہے سب کو امرا ہوں کہ فقیر

ایک بڑھیا نے وہیں روک کے فوراً یہ کہا
تجھ کو کیا حق ہے جو کرتا ہے تو ایسی تقریر

صاف قرآن میں قنطار کا لفظ آیا ہے
تجھ کو کیا حق ہے کہ اس لفظ کی کردے تغیر؟

http://www.hallagulla.com/urdu/

لاکھ تک بھی ہو تو کہہ سکتے ہیں اس کو قنطار
تھا یہ اک وزن کہ اس وزن کی یہ ہے تغییر

سر نگوں ہو کے کہا حضرتِ فاروق نے آہ
میں نہ تھا اس سے جو واقف تو یہ میری تقصیر

http://www.hallagulla.com/urdu/

آنحضرت کی غربا نوازی

افلاس سے تھا سیدہؓ پاک کا یہ حال
گھر میں کوئی کنیز نہ غلام تھا

گِھس گِھس گئی تھیں ہاتھ کی دونوں ہتھیلیاں
چکّی کے پیسے کا جو دن رات کام تھا

سینہ پہ مشک بھر کے جو لائیں تھیں بار بار
گو نور سے بھرا تھا مگر نیل فام تھا

اٹ جاتا تھا لباسِ مبارک غبار سے
جھاڑو کا مشغلہ بھی جو ہر صبح شام تھا

آخر گئیں جناب رسولِ خداؐ کے پاس
یہ بھی کچھ اتفاق کہ واں اذنِ عام تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

محرم نہ تھے جو لوگ تو کچھ کرسکیں نہ عرض
واپس گئیں کہ پاس حیا کا مقام تھا

پھر جب گئیں دوبارہ تو پوچھا حضورؐ نے
کل کس لئے تم آئیں تھیں کیا خاص کام تھا

غیرت یہ تھی کہ اب بھی نہ کچھ منہ سے کہہ سکیں
حیدرؓ نے اُن کے منہ سے کہا جو پیام تھا!

ارشاد یہ ہوا کہ غریبانِ بے وطن
جن کا کہ صفۂ نبویؐ میں قیام تھا

میں ان کے بندوبست سے فارغ نہیں ہنوز
ہر چند اس میں خاص مجھے اہتمام تھا

جو جو مصیبتین کہ اب ان پہ گزرتی ہیں
میں اس کا زمہ دار ہون میرا یہ کام تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

کچھ تم سے بھی زیادہ مقدم ہے ان کا حق
جن کو بھوک پیاس سے سونا حرام تھا

خاموش ہوکے سیدۂ پاک رہ گیئں
جرائت نہ کرسکیں کہ ادب کا مقام تھا

یوں کی ہر اہلبیت مطہّر نے زندگی
یا ماجرائے دختر خیر الانام تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

ایثار کی اعلیٰ ترین نظیر

کافروں نے یہ کیا جنگ اُحد میں مشہور
کہ پیمبر بھی ہوئے کشتہ شمشیر دو دم

ہوکے مشہور مدینہ مین جو پہنچی یہ خبر
ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت و غم

ہوکے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر
کودک و پیر و جوان و خدم و خیل و حشم

وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینان عفاف
جن میں تھیں سیدۂ پاک بھی بادیدہ نم

ایک خاتون کہ انصاروں کو نام سے تھیں
سخت مفطر تھیں نہ تھے ہوش و حواس ان کے بہم

http://www.hallagulla.com/urdu/

موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا
کیا کہیں تجھ سے کہ کہتے ہوئے شرماتے ہیں ہم

ترے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی
ترے والد بھی ہوئے کشتہ شمشیر ستم

سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید
گھر کا گھر صاف ہوا ٹوٹ پڑا کوہِ الم

اس عفیفہ نے یہ سب سن کہا تو یہ کہا
یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہِ امم

سب نے دی اس کو بشارت کہ سلامت ہیں حضورؐ
گرچہ زخمی ہیں سرو سینہ و پہلو وشکم

بڑھ کے اس نے رُخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا
تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رنج و الم

http://www.hallagulla.com/urdu/

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہ دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

ہجرتِ نبوی

جب کہ آمادۂ خون ہوگئے کفارِ قریش
لا جواب سرور عالم نے کیا عزمِ سفر

کوئی نوکر تھا ' نہ خادم ' نہ برادر' نہ عزیز
گھرسے نکلے بھی تو اس شان سے نکلے سرور

اک فقطحضرت ابو بکر تھے ہمراہ رکاب
ان کی اخلاص شعاری تھی جو منظور نظر

رات بھر چلتے تھے دن گو کہیں چھپ رہتے تھے
کہ کہیں دیکھ نہ پائے کوئی آمادۂ شر

چونکہ سو اونٹ کا انعام تھا قاتل کے لئے
آپؐ کے قتل کو نکلے تھے بہت طالبِ زر

http://www.hallagulla.com/urdu/

انہی لوگوں میں سراقہ خلف جعشم تھے
جن کو فاروقؓ نے ایک روز پنہائے تھے گہر

تین دن رات رہے ثور کے غاروں میں نہاں
تھا جہاں عقرب وافعی کی حکومت کا اثر

بیم جان خوف عدو ترک غزا سختی راہ
ان مصائب میں ہوئی اب شب ہجرت سے سحر

یاں مدینے میں ہوا غُل کے رسولؐ آتے ہیں
راہ میں آنکھیں بچھانے لگے اربابِ نظر

لڑکیاں گانے لگیں شوق سے آ کر اشعار
نغمہائے طلع البدر سے گونج اُٹھے گھر

ماں کی آگوش میں بچے بھی مچل جانے لگے
نازنینانِ حرم بھی نکل آئیں باہر

http://www.hallagulla.com/urdu/

آلِ بخار چلے شہر سے ہوکر تیار!
زرہ و جوش و چار آئینہ و تیغ وسپر

دفعتہً کو کئبہ شاہ رسل آنپہنچا
غُل ہوا صلِّ علےٰ شاہ اناس وبشر

جلوۂ طلعت اقدس جو ہوا عکس فگن
دفعتاً تار شعاعی تھا ہر اک تار بصر

طورسے حضرتِ موسیٰ کی صدا آتی تھی
آج ایک اور جھلک سی مجھے آتی ہے نظر

سب کو تھی فکر کہ دیکھیں یہ شرف کس کو ملے
میہماں ہوتے ہیں کس اوج نشیں کے سرورؔ

سینے کہتے تھے کہ خلوت کہہِ دل حاضر ہے
آنکھیں کہتی تھیں دو اور بھی تیار ہیں گھر

http://www.hallagulla.com/urdu/

ہاں مبارک تجھے اے خاک حریم نبویؐ
آج سے تو بھی ہوئی خاک حرم کی ہمسر

صلِّ یا ربّ علیٰ خیر نبی و رسولؐ
صلِّ یا ربّ علیٰ افضلِ جنّ و بشر

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

رسولِ خدا کا حِلم

ہند تھی پردہ نشینِ حرمِ بوسفیان
لقب ہند جگر سے جو ہے مشہور

بارگاہِ نبویؐ میں وہ ہوئی جب حاضر
اس ارادہ سے کہ ہو داخلِ اربابِ حجور

عرض کی خدمت اقدس میں کہ اے ختم رسل
دینِ اسلام ہے مجھ کو بدل و جاں منظور

آپ ہم پردہ نشیوں سے جو بیعت لیں گے
کون سے کام ہیں جن کا کہ برتنا ہے ضرور

آپ نے لطف و عنایت سے یہ ارشاد کیا
پہلی یہ بات کہ ہو شائبۂ شرک سے دور

http://www.hallagulla.com/urdu/

دوسری یہ کہ نبوت کا ہو لازم اقرار
بولی ان باتوں سے انکار نہیں مجھ کو حضور

پھر یہ ارشاد ہوا منع ہے اولاد کا قتل
اس شقاوت سے ہر ایک شخص کو بچنا ہے ضرور

عرض کی اس نے کہ اے شمع شبستان رسل
یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے یہاں فہم و شعور

میں نے اولاد کو پالا تھا بڑی محنت سے!
میں انھیں آنکھ میں رکھتی تھی کہ تھے آنکھ کے نور

بدر میں قتل انھیں حضرتِ والا نے کیا
ہم سے کیا عہد اب اس بات کا لیتے ہیں حضور

گرچہ یہ سوء ادب تھا غلطی پر مبنی
گرچہ یہ بات تھی شیوۂ انصاف سے دور

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس کی اولاد نے خود جنگ میں کی تھی سبقت
لڑکے مارا کوئی جائے تو یہ کس کا ہے قصور

لیکن آزادیِ افکار تھی ازبسکہ پسند!!
آپ نے فرطِ کرم سے اسے رکھا معذور

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

تعمیر مسجد نبویؐ

ہجرت کے بعد آپ نے پہلا کیا جو کام
تعمیر سجدہ گاہِ خدائے انام تھا

اک قطعہ زمیں تھا کہ اس کام کے لئے
واقع میں ہر لحاظ سے موزوں مقام تھا

وہ قطعہ زمین تھا یتیموں کی ملکِ خاص
ہر چند قبرگاہ و گزر گاہ عام تھا

چاہا حضور نے بہ قیمت خریدلیں
اُن کے مربّیون سے کہا جو پیام تھا

ایتام نے حضور میں آکر یہ عرض کی
یہ چیز ہی ہے کیا کہ جو یہ اہتمام تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

یہ ھدیہ حقیر پزیرا کریں حضورؐ
اللہ اس زمین کا یہ احترام تھا

لیکن حضورؐ نے نہ گوارا کیا اسے
منت کشی سے آپ کو پرہیز تام تھا

احسان اور وہ بھی یتیمان زار کا
بالکل خلاف طبع رسولؐ انام تھا

بارۂ ہزار سکّہ رائج عطا کئے
یہ تھا وہ خلق جس سے مخالف بھی رام تھا

سامان جو ضرور ہیں تعمیر کے لئے
اب ان کی فکر مشغلہ صبح شام تھا

مزدور کی تلاش بھی تھی سنگ و گل کی بھی
ازبسکہ جلد بننے کا خاص اہتمام تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

انصار پاک اور مہاجر تھے جس قدر
مزدور بن گئے کہ خدا کا یہ کام تھا

اِک راورِ پاک بھی ان سب کا تھا شریک
جو آب و گل کے شغل میں بھی شاد کام تھا

کندھوں پہ اپنے لاد کے لاتا تھا سنگ و خشت
سینہ غبار خاک سے سب گرد فام تھا

سمجھے کچھ آپ کون تھا ان کا شریک حال
یہ خود وجود پاک رسولؐ انام تھا

جو وجہ آفرینشِ افلاک و عرش ہے
جس کا کہ جبرئیل بھی ادنٰی غلام تھا

صلوٰۃ اعلٰی النبی و اصحابہ الکرام
اس نظم مختصر کا یہ مسک الختام تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

ہمارا طرزِ حکومت

کبھی ہم نے بھی کی حکمرانی ان ممالک پر
مگروہ حکمرانی جس کا سِکّہ جان و دل پر تھا

قرابت راجگان ہند سے اکبر نے جب چاہی
کہ یہ رشتہ عروس کشور آرائی کا زیور تھا

تو خود فرمان دو جے پور نے نسبت کی خواہش کی
اگرچہ آپ بھی وہ صاحب و پیہم و افسر تھا

ولی عہد حکومت اور خود ساہنشہ اکبر!!
گئے ان بیر تک جو تختگاہ ملک و کشور تھا

ادھر راجہ کی نور دیدہ گھر میں حجلہ آرا تھی
ادھر شہزادہ پر چتر عروسی سایہ ستر تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

دلہن کو گھر سے منزل گاہ تک اس شان سے لائے
کہ کوسوں تک زمیں پر فرش دیبائے مشجر تھا

دلہن کی پالکی خود اپنے کندھوں پر جو لائے تھے
وہ شاہنشاہ اکبر اور جہانگیر ابن اکبر تھا

یہی ہیں وہ شمیم انگیز یاں عطر محبت کی
کہ جن سے بوستانِ ہند برسوں تک معطر تھا

تمھیں لے دے کے ساری داستاں میں ہے اتنا
کہ عالمگیر ہندوکش تھا ظالم تھا ستمگر تھا

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

اسلامی نظام

جب ولی عہد ہوا تختِ حکومت کا یزید
عاملِ یثرب و بطحا کو یہ پہنچے احکام

کہ ولی عہد کا بھی اب سے پڑھے نام ضرور
خطبہ پڑھتا ہے حریم نبویؐ میں جو امام

وقت آیا تو چڑھایا پایہ ممبر پہ خطیب
اور کہا یہ کہ یزید اب ہے امیر اسلام

یہ نئی بات نہیں ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ
جانشین کرگئے جب موت کا پہنچا پیغام

اٹھ کے فرزندِ ابوبک نے فوراً یہ کہا
سر بسر کزب ہے یہ اے خلعت نسل لنام

http://www.hallagulla.com/urdu/

جھوٹ ہے یہ کہ ہے یہ سنتِ بوبکرؓ و عمرؓ
ہاں مگر قیصر و کسریٰ کی ہے یہ سنت عام

اپنے بیٹے کو بنایا تھا خلیفہ کس نے ؟
ایسی بدعت کا نہیں مذہب اسلام میں نام

یہ طریقہ متوارث ہے تو کفار میں ہے !
ورنہ اسلام ہے اک مجلسِ شوریٰ کا نظام

شانِ اسلام ہے شخصیتِ ذاتی ہے بعید
شرع میں سلطنت خاص ہے ممنوع و حرام

اس سے بھی قطعہ نظر نسل عرب میں ہم لوگ
وہ کوئی اور ہیں ہوتے ہیں جو شاہوں کے غلام

http://www.hallagulla.com/urdu/

انصافِ عمرؓ

پسر عبد عزیز اموی
عدل میں ثانی ابن الخطاب

جب ملا تختِ خلافت ان کو
ہوگیا گلشن گیتی شاداب

اک شب گھر سے چلے بہر نماز
پڑ گیا جب رخ عالم پہ نقاب

کوئی آوارہ وطن تند مزاج
صحن مسجد میں تھا آلودہ خواب

پاؤں کا ان کا ٹھوکا جو لگا
جاگ اٹھا اور کیا ان سے خطاب

خبر ہے کیا کوئی مجنون ہے تو؟
یا کہ کچھ ہے تری آنکھوں پہ حجاب

ہنس کے فرمایا کہ مجنون نہین
کچھ نہیں مجھ میں جنوں کے اسباب

ہاں مگر ہوگئی مجھ سے تقصیر
آپ سے عفو کا طالب ہون جناب

چوبداروں نے کیا اس کو اسیر
چاہتے یہ تھے کہ دیں اس کو جواب

آپ نے روک دیا ان کو وہیں
پھر کیا ان سے آہستہ خطاب

اس نے اک بات فقط پوچھی تھی
جو مناسب تھا دیا میں نے جواب

بات قطعی تو نہیں اس نے کہی
پوچھنا کچھ نہیں شایاں عتاب

اتنی سی بات پہ یہ جوش و غضب
اتنی سی بات پہ یہ چشم و عتاب

بیکسوں کو میں ستاؤں کیونکر
مجھ کو دینا ہے قیامت میں جواب

http://www.hallagulla.com/urdu/

تجزیہ وتفرقہ

ہمیں کس چیز نے کھویا وہ تفریق و تجزّی تھی
یہی وہ شے ہے جو برباد مسلم کے در پہ ہے

مگر اب تو درو دیوار تک اس کا اثر پہنچا
وضو خانہ الگ ایک چیز ہے مسجد الگ شی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

تنزّل اسلام کا سبب

لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات ہے اب امرِ صریح
کہ زمانے میں کہیں عزتِ اسلام نہین

آپ جائیں گے جہاں قوم کو پائین گے زلیل
اس میں تخصیص عراق و عرب وشام نہیں

یہ بھی ظاہر ہے کہ ہیں مختلف الحال یہ لوگ
کوئی چیز ان میں جو ہو مشترکِ عام نہیں

ایشیائی ہے اگر یہ تو وہ ہے افریقی
اور کوئی رابطہٗ نامہٗ و پیغام نہیں

لالہ رُخ یہ ہے تو زنگی و سیہ فام ہے وہ
یہ سمن بر ہے وہ موزون و خوش اندام نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس نے گہوارۂ راحت میں بسر کی ہے عمرؒ
وہ کبھی خوگر آسائش و آرام نہیں

وہ ازل سے ہے کمند فگن و شمشیر نواز
اس کو جز عیش کسی چیز سے کچھ کام نہیں

خوان وایواں سے بھی سیری نہیں ہوتی اس کو
اس کو گرنان جویں بھی ہو تو ابرام نہیں

اس نے یورپ کے مدارس میں جو سیکھے ہیں علوم
وہ ابھی ابجدِ تعلیم سے بھی رام نہیں

اس قدر فرق و تفاوت یہ بھی ہے عام یہ بات
قوم کا دفتر عزّت میں کہیں نام نہیں

پس اگر غور سے دیکھو تو بجز مذہب و دیں
ہم مسلمانوں میں کوئی صفتِ عام نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

ان اصولوں کی بناء پر یہ نتیجہ ہے صریح
سبب پست اسلام جز اسلام نہیں

ان مسائل میں ہے کچھ ترف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

غور کرنے کے لئے فکرو تعمق ہے ضرور
منزلِ خاص ہے یہ رہ گزرِ عام نہیں

بحث مافیہ میں پہلی غلطی یہ ہے کہ آپ
جس کو اسلام سمجھتے ہیں وہ اسلام نہیں

آپ کھانے کو بتادیتے ہیں پہلے مسموم
پھر یہ کہتے ہیں گزا موجبِ اسقام نہیں

اعتقادات میں ہے سب سے مقدم توحید
آپ اس وصف کو ڈھونڈیں تو کہیں نام نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

کون ہے شائبۂ کفر سے خالی اس وقت
کون ہے جس پہ فریب ہوس خام نہیں

آستانوں کی زیارت کیے لئے شدّ ر حال
اس میں کیا شان پرستی اصنام نہیں

کیجیے مسئلہ شرکِ نبوت پہ جو غور
کفر میں بھی یہ جہانگیرئی اوھام نہیں

اب عمل پر جو نظر کیجیئے آئے گا نظر
کہ کسی ملک میں پابندئی احکام نہیں

اغنیا کی ہے یہ حالت کہ نہیں ہے وہ رئیس
جس کے چہرے پہ فروغِ مئے گلفام نہیں

نصِ قرآن سے مسلمان ہیں بھائی بھائی
اس اخوت میں خصوصیت اعمام نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

یاں یہ حالت ہے کہ بھائی کا ہے بھائی دشمن
کونسا گھر ہے جہاں یہ روشِ عام نہیں

نہ کہیں صدق و دیانت ہے نہ پابندی عہد
دل ہیں ناصاف زبانوں پہ جو دشنام نہیں

آیتِ فَاعتَبِروا پڑھتے ہیں ہر روز مگر
علماء کو خبر گردشِ ایّام نہیں

الغرض عام ہے جو چیز وہ بے دینی ہے
صاف یہ بات ہے دھوکہ نہیں ابہام نہیں

ان حقائق کی بناء پر سببِ پستی قوم
ترکِ پابندی اسلام ہے اسلام نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

جرأت صداقت

مدتوں حضرتِ عباسؓ بھی تھے شاملِ کفر
کم سے کم یہ کہ رسالت پہ نہ تھا ان کو یقیں

بدر میں آکے لڑے اور گرفتار ہوئے
بسکہ تقدیر میں تھی خانۂ زنداں کی زمیں

قیدیوں کے لئے جو گھر ہوا تھا تیار
اتفاق سے تھا خانہ مسجد کے قریں

رات کو حضرت، عباسؓ کراہے اکثر
قید کرتے ہوئے لوگوں نے جو مشکیں تھیں کسیں

دیر تک سرورِ عالم کو رہی بے خوابی
کروٹیں لیتے تھے اورنیند نہ آتی تھی قریں

http://www.hallagulla.com/urdu/

وجہ پوچھی جو صحابہؓ نے توبہ فرمایا
آتی ہے کان میں عباسؓ کی آوازِ حزیں

جب سنا یہ تو کھلوا دیئے ہاتھ ان کے
چین سے حضرتِ عباسؓ نے راتیں کاٹیں

تھا انہیں حضرتِ عباس کا پوتا منصور
جو کہ ایوانِ خلافت میں ہوا تخت نشیں

ایک دن حکم دیا اس نے کہ اولادِ رسولؐ
ایک جا جمع کئے جائیں جو مِل جائیں کہیں

پھر دیا حکم کہ ان سب کو پہنا کر زنجیر
کہہ دو اِن سے کہ بنیں کانہ زنداں کے مکیں

ایک دن سیر کو اس شان سے نکلا منصور
پابہ زنجیر تھے سادات یسار اوییمیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

ساتھ ساتھ آتے تھے پیدلجگر و جان رسولؐ
اور منصور تھا زیب حرم خانہزیں

ایک نے مجمع سادت سے بڑھ کر یہ کہا
گرچہ اس لطف کے مشکور ہیں ہم خاک نشیں

غزوۂ بدر میں لیکن جو کیا ہم نے سلوک
وہ تو کچھ اور تھا ہے یاد بھی تم کو کہ نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

وہ اُلٹ دیتے تھے دنیا کا مرقع دم میں!
جن کے ہاتھوں میں رہا کرتی تھی اونٹوں کی مہار

اس کی برکت تھی کہ صحرائے حجازی کی سموم
بن گئی دہر میں جاکر چمن آرائے بہار

یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے رہزن
فاش کرنے لگے جبریل امین کے اسرار

یا کوئی جذبۂ ملک و وطن تھا جس نے
کردئے نوائے عملی سب بیدار

ہے اسی مئے سے یہ سرمئی احرارِ وطن
ہے اسی نشہ سے یہ گرمی ہنگامہ کار

آپ دونوں سے کئے دیتے ہیں ہم کو محروم
نہ سیاست ہے نہ ناموسِ شریعت کا وقار

http://www.hallagulla.com/urdu/

مدتوں بحث سیاست کی اجازت ہی نہ تھی
کہ وفاداری مسلم کو یہ خاص وقار

اب اجازت ہے مگر دائرہ بحث ہے یہ
کہ گورنمنٹ سے اس بات کی ہوں عرض گزار

ہم کو پامال کئے دیتے ہیں ابنائے وطن
ڈر ہے پس جائے نہ یہ فرقہ اخلاص شعار

یہ بھی اک گو نہ شکایت ہے غلاموں کو ضرور
کہ مناسب میں ہے کم حلقۂ بگوشوں کا شمار

اب رہا جزبۂ دینی تو وہ اس طرح مٹا
کہ کہیں آپ ہی آتا ہے اب اس نام سے عار

http://www.hallagulla.com/urdu/

وضع میں طرز میں اخلاق میں سیرت میں کہیں
نظر آتے نہیں کچھ حرمتِ دیں گے آثار

آپ نے ہم کو سکھائے ہیں جو یورپ کے علوم
اس ضرورت سے نہیں قوم کو ہرگز انکار

بحث یہ ہے کہ وہ اس طرز سے بھی ممکن تھا
کہ نہ گھٹتا کبھی ناموس شریعت کا وقار

ہم نے پہلے بھی تو اغیار کے سیکھے تھے علوم
ہم نے پہلے بھی تو اس نشہ کا دیکھا ہے خمار

نام لیتے تھے ارسطو کا ادب سے ہر چند
تھے فلاطون آلٰہی کے بھی گو شکر گزار

جانتے تھے مگر اس بات کو بھی اہلِ نظر
کہ حریفوں کو نہیں انجمن خاص میں بار

http://www.hallagulla.com/urdu/

یعنے یہ بادۂ عرفاں کے نہیں ذوق شناس
بزم اسرار کے یہ لوگ نہیں بادہ کسار

آج ہر بات میں ہے شانِ تفرّج پیدا
آج ہر رنگ میں یورپ کے نمایاں ہیں شعار

ہیں شریعت کے مسائل بھی وہیں تک مقبول
کہ جہاں تک انہیں معقول بنائیں اغیار

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

احرارِ قوم اور طفلِ سیاست

یہ عرض آپ کا بے شک صحیح ہے
احرارِ قوم میں بہت خامیاں ابھی

چلتے ہیں تھوڑی دور ہر اک راہرد کے ساتھ
گم گشتہ طریق ہے یہ کارواں ابھی

زود اعتقادیاں ہیں، تلوّن ہے، وہم ہے
ہوجاتے ہیں ہر ایک سے بدگماں ابھی

دل میں نہ عزم ہے نہ ارادوں میں ہے ثبات
جھیلے نہیں ہیں معرکہ امتحاں ابھی

بے اعتدالیاں ہیں ادائے کلام میں
باہر ہے اختیار سے ان کے زباں ابھی

ہر دم ہیں گو مسائل ملکی زبان پر
ان میں سے ایک بھی تو نہیں نکتہ دان ابھی

یہ سب بجا درست مگر تو سچ پوچھیے
جو کچھ کہ ہے یہ اثر رفتگان ابھی

یہ ہے اسی سیاست پارینہ کا اثر
گو شمع بجھ چکی ہے مگر ہے دھواں ابھی

موزوں نہیں ہے جنبش اعضاء تو کیا عجیب
شب کے خمار کی ہیں یہ انگڑائیاں ابھی

چلنے میں لڑکھراتے ہین اک اک قدم پہ پاؤں
چھوٹے ہیں قید سخت سے سخت جان ابھی

بیکار کردیے تھے جو خود بازوئے عمل
گو کھینچتے ہیں پر نہیں کھینچتی کماں ابھی

http://www.hallagulla.com/urdu/

نے کہا سے قوتِ رفتار پاؤں میں
کچھ بیڑیاں ہیں پاؤں کی بند گراں ابھی

غوگان ہے کچھ مبحث ملکی نہیں ہیں یہ
اک طفل ہے سیاست ہندوستاں ابھی

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

منکرے بودن وہمرنگ مستاں زیستین

معترض ہیں مجھ پہ میرے مہربانانِ قدیم
جرم یہ ہے مین نے کیوں چھوڑا وہ آئین کہن

میں نے کیوں لکھے مضامین سیاست پے بہ پے
کیوں نہ کی تقلید طرز رہنمایان زمن؟

کانگریس سے مجھ کو اظہار برأت کیوں نہیں
کیوں حقوق ملک میں ہوں ہندوؤں کا ہم سخن

خیر مین شامت اعمال سے جو ہون وہ ہوں
آپ تو فرمایئے کیوں آپ نے بدلا چلن

آپ نے شملہ میں جاکے کی تھی جو کچھ گفتگو
ماحصل اس کا فقط یہ تھا بس از تمہیدِ فن

http://www.hallagulla.com/urdu/

سعی بازو سے ملیں جب ہندوؤں کو کچھ حقوق
اس میں کچھ حصّہ ملے ہم کو بھی بہرِ پنجتن

یعنی جاکے شیر جب جنگل سے کر لائے شکار
لومڑی پہنچے کہ کچھ مجھ کو بھی سرکارِ زمن

لیکن اب تو آپ کی بھی کھلتی جاتی ہے زباں
آپ بھی اب تواڑاتے ہیں وہی طرزِ سخن

اب تو مسلم لیگ کو بھی خواب آتے ہیں نظر
اب تو ہے کچھ اور طرزِ نغمہ مرغ چمن

ملک پر اپنی حکومت چاہتے ہیں آپ بھی
تھا یہی تو منتہائے فکر یارانِ وطن

آپ نے بھی اب تو نصب العین رکھا ہے وہی
کانگریس کا ابتدا ہے جو موضوعِ سخن

http://www.hallagulla.com/urdu/

آپ بھی تو جادۂ سید سے اب ہیں منحرف
اب تو اوراق وفا پر آپ کے بھی ہے شکن

جب یہ حالت ہے تو پھر ہمپر ہے کیوں چشمِ عتاب
منکرے بودن و ہمرنگ مستاں زیستن

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

خطاب بحضور وائسرائے

اے ہمایوں گہر افسرو اور رنگ شہی
وہ کیا تونے جو آئین جہانبانی ہے

تو نے ظاہر میں رعایا سے جو کھائی ہے شکست
یہ حقیقت میں ظفر مندی سلطانی ہے

تو نے سمجھا کہ رعایا کا وہ ابنوہ وہ جوش
گرچہ جائز نہ سہی جزبۂ انسانی ہے

ترے لطف وکرم عام نے دے دی یہ ندا
کوئی مجرم ہے نہ قیدی ہے نہ زندانی ہے

تونے اک آن میں گرتا ہوا گھر تھام لیا
بازووٗں میں یہ ترے زورِ جہانبانی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

بات رکھ لی تری تقریر نے حکام کی بھی
گرچہ لازم انہیں اظہارِ پسیمانی ہے

ترے دربار میں پہنچیں گے جو اوراقِ سپاس
ان میں یہ پیش کش شبلی نعمانی ہے

گرچہ مدح امراء میں نے نہیں کی ہے کبھی
شکر احسان مگر اک فطرت انسانی ہے

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

سادگی

اک روز جرمنوں نے کہا ازرہِ غرور
آساں نہیں ہے فتح تو دشوار بھی نہیں

برطانیہ کی فوج ہے دس لاکھ سے بھی کم
اس پر یہ لطفیے کہ وہ تیار بھی نہیں

باقی رہا فرانس تو وہ رندلم یزل
آئین شناس شیوۂ پیکار بھی نہیں

میں نے کہا غلط ہے ترا دعوۓ غرور
دیوانہ تو نہیں ہے تو ہشیار بھی نہیں

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

جنگِ زرگری

کیا لطف ہے کہ حامی ندوہ ہیں اب وہ لوگ
جن کو کہ اس کے کام سے بھی اجتناب تھا

وہ لوگ جن کی رائے میں یہ ندوۂ غریب
ایک بیہودہ خیال تھا یا ایک خواب تھا

وہ لوگ جن کی رائے میں تعلیم کا یہ طرز
اعلانِ جنگ سیّد عالی جناب تھا

وہ لوگ جن کی رائے میں ندوۂ حقیر
تعلیم مغربی کے لئے سدّ باب تھا

وہ لوگ جن کی رائے میں ندوہ کا یہ طلسم
سرتا قدم فریب وہ شیخ و شباب تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

ندوہ کا نام سن کے جو کھاتے تھے پیچ و تاب
جن کے لئے وہ موجب رنج و عذاب تھا

حیرت یہ ہے کہ مجمع دہلی مین یہ گروہ
ندوہ کے حل و عقد کا نائب مناب تھا

ندوہ پہ حرف گیر جو ہوتا تھا کوئی سخص
وہ اس گروہ پاک ک اوقف عتاب تھا

ندوہ میں کوئی نقص بتاتا تھا گر کوئی
ان کی طرف سے ایک کا سو سو جواب تھا

سیارگانِ چرخ علی گڑھ تھے پیش پیش
جن میں کوئی قمر تھا کوئی آفتاب تھا

حیرت میں تھے تمام تماشائیانِ بزم
یعنی یہ کیا طلسم تھا کیا انقلاب تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

ندوہ کہاں کہاں وہ علی گڑھ کی انجمن
اس بزب قدس میں یہ کہاں باریاب تھا

کس دن کی دوستی ہے یہ کب کا ہے ارتباط
یوں کب وہ موردِ کرم بے حساب تھا

شایانِ آفریں ہے وہی ندوۂ غریب
جو مدتوں سے مورد خشم و عتاب تھا

سرشار ہے حمایتِ ندوہ میں وہ گرروہ
جس کو کہ اس کے ذکر سے بھی اجتناب تھا

یہ قصہ لطیف ابھی ناتمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا ہے یہ آغاز باب تھا

آتا ہے اب معائنہ ندوہ کا مشن
جو اختراعِ مجمع حکمت شعار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

جن میں سے کچھ شریک نزاع قدیم ہیں
کچھ ابتداء سے بانیِ آغازِ کار ہے!

جن میں سے کوئی محکمہ راز کا شریک
مضمون آفتاب کا مضمون نگار ہے

خود کوزہ گر ہے خود گل کوزہ بھی ہے وہی
جو صلح ہے وہی روش کا رزار ہے

کیا شانِ ایزدی ہے وہی ندوۂ علوم
جو مدّعیٔ رہبری روزگار ہے

جو مایۂ امید ہے نسل جدید کا
جو کارواں رفتہ کی اب یادگار ہے

جس پر یہ حسن ظن ہے کہ یہ مجمع کرام
جس کا کہ مصر و شام میں اب تک وقار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

آیا تھا جس کے شوق میں وہ فاضلِ عرب
جس کا مرقع ادبی 'المنار' ہے

چلتے ہیں جس کے نقش قدم پر حریف بھی
گو اعتراف حق سے ابھی ان کو عار ہے

جس نے خطابت عربی کو دیا رواج
جو فن جرح و نقد کا آمرز گار ہے

جس نے بدل دیا روش وشیوہ قدیم
جو رہبر طریقہ اصلاح کار ہے

آتے ہیں اس کی جانچ کو ناآشنائے فن
یہ انقلاب گردشِ لیل ونہار ہے

تعلیم مشرقی سے نہیں جن کو جو کچھ غرض
وہ اب نہ ان کا نازکش اقتدار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

ارباب ریش وجبّہ اقدس کا وہ گروہ
اب چند منشیوں کا اطاعت گزار ہے

یہ داستانِ درد یہ افسانۂ الم
ندوہ کا نوحہ نفسِ اختصار ہے

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

خطاب باحرار

یہ جو لیڈر شکنی آپ نے کی خوب کیا
قوم اب طوقِ غلامی سے ہے بالکل آزاد

لوگ اب حلقۂ تقلید میں ہوں گے نہ اسیر
ٹوٹ جائے گا طلسم اثر استبداد!

ہاں مگر ایک گزارش بھی ہے قابلِ غور
یہ تو فرمایئے اس باب میں کیا ہے ارشاد

بتکدے آپ نے ڈھائے بہت اچھا لیکن
شرط یہ ہے کہ حرم کی بھی تو رکھیئے بنیاد

آبلہ قابلِ نشتر تھا یہ مانا لیکن
دیکھیئے کہ کہیں زخم میں آئے نہ فساد

http://www.hallagulla.com/urdu/

آپ کہتے ہیں کہ وہ مجمع ناجائز تھا
خیر جو کچھ تھا مگر جمع تو تھے کچھ آزاد

اب کوئی مرکز قومی ہے نہ توحید خیال
نہ کوئی جادۂ مقصد ہے نہ کچھ توشہ وزاد

خوف یہ ہے کہ بکھر جائے نہ شیرازۂ قوم
خوف یہ ہے کہ یہ ویرانہ نہ ہو پھر آباد

ذرّے جس طرح سے ہوجاتے ہیں اڑاڑ کے فنا
یوں ہی ہوجائے گی پھر قوم بھی آخر برباد

نکتہ چینی سے فقط کام نہیں چل سکتا
یہ بھی لازم ہے کہ کچھ کام بھی ہو پیش نہاد

بھاپ پُر زور ہے لیکن کوئی انجن بھی تو ہو
کام کیا آئے گا نشتر جو نہ ہوگا فصّاد

http://www.hallagulla.com/urdu/

جزر و مد

دیکھ کر حرّیت فکر یہ دور جدید
سوچتا ہوں کہ یہ آئین خرد ہے کہ نہیں

رہنماؤں کی یہ تحقیر یہ اندازِ کلام
اس میں کچھ شائبہ رشک و حسد ہے کہ نہی؟

اعتراضات کا انبار جو آتا ہے نظر
اس میں کچھ قابلِ تسلیم و سند ہے کہ نہیں

نکتہ چینی کا یہ انداز یہ آئین سخن
بزمِ تہذیب میں مستو جب رو ہے کہ نہیں؟

جس نئی راہ میں ہیں باد یہ پیمایہ لوگ
کوئی اس جادۂ مشکل کا بلد ہے کہ نہیں؟

http://www.hallagulla.com/urdu/

شاعروں نے جو نئی آج بچھائی ہے بساط
اس میں ان پر بھی کہیں کوئی زد ہے کہ نہیں

پہلے گر شانِ غلامی تھی تو اب خیرہ سری
اس دوراہے مین کائی بیچ کی حد ہے کہ نہیں

فیصلہ کرنے سے پہلے میں زرا دیکھ تو لوں!
'جزر' جیسا تھا اسی دور کا مد ہے کہ نہیں

www.HallaGulla.com

http://www.hallagulla.com/urdu/

Virtual Home for Real People

تماشائے عبرت

آج کی رات پہ کیوں جمع ہیں احباب بہم
بھیڑ کیا ہے نظر آتا ہے یہ کیسا عالم

نوجوانان ہنر پرور وار باب ہم
جوق کے جوق چلے آتے ہیں کیسے پیہم

کچھ سمجھ میں نہیں آتا جو یہ سب سمجھتے ہیں
شاید اس بزم کو یہ طرب سمجھتے ہیں

ہے گمان ان کو آیا ہے ڈھنیڑ کوئی
یا کہ اس سے بھی تماشا ہے یہ بڑھ کر کوئی

اس سبھا مین بھی نظر آئے گا اندر کوئی
مسخرا بن کے بھی آئے گا مقرر کوئی

http://www.hallagulla.com/urdu/

نقل وہ ہوگی کہ دیکھی نہ سنی ہوگی کبھی
سیر وہ آج کریں گے کہ نہ کی ہوگی کبھی

کوئی کہتا ہے کہ ٹھینگا تو نہین ہے لیکن
سازو نغمہ بھی نہ ہو ساتھ نہیں ہے ممکن

راتیں کاٹی ہیں اسی شوق میں تارے گِن گِن
دیکھیں کیا سیر دکھائیں یہ بزرگانِ مسن

کچھ نہ کچھ تازہ کرامات تو ہوگی آخر
بوڑھے غمزوں میں کوئی بات تو ہوگی آخر

دوستو کیا تمہیں سچ مچ تھا تھیٹر کا یقین
کیا یہ سمجھے کہ پردہ کوئی ہوگا رنگیں

نظر آئے گی جو سوتی ہوئی اک زہرہ جبیں
آئے گا پھول کے لینے کو ارم کا گلچیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

قوم کی بزم کو یوں کھیل تماشا سمجھے
ہائے گر آپ یہ سمجھے بھی تو بیجا سمجھے

ہائے افسوس کہ ہو قوم تو یوں خستہ وزار
مرض الموت میں جس طرح سے کوئی بیمار

نہ معالج ہو کوئی پاس نہ سر پر غمخوار
نظر آتے ہوں دم نزع کے سارے آثار

واں تو یہ حال کہ مرنے میں بھی کچھ دیر نہیں
آپ ادھر سیر تماشے سے ابھی سیر نہیں

نوحۂ غم ہے یہاں نغمۂ عشرت کے ساتھ
ہے یہ عبرت کا سماں جوش مسرت کیساتھ

ہے جنوں خیز یہ ہنگامہ عبرت کے ساتھ
قوم کا حال ہے غفلت کی بدولت کیسا

http://www.hallagulla.com/urdu/

ہے عجب سیر اگر دیدۂ بینا دیکھے
دیکھنا ہو جسے عبرت کا تماشا دیکھے

ہائے کیا سین ہے یہ بھی کہ گروہ شرفا
صاحب افسرو اورنگ تھے جن کے آبا

قوم کے عقدۂ مشکل کے ہیں جو عقدۂ کشا
ایکٹر بن کے وہ اسٹیج پہ ہیں جلوہ نما

قوم کے خواب پریشان کی تعبیریں ہیں
ایکٹر یہ نہیں عبرت کی یہ تصویریں ہیں

بانی مدرسہ وہ سید والا گوہر
وہ مینجنگ کمیٹی کے معزز ممبر

شبلی غمزدہ وہ شاعر اعجاز اثر!
اور یہ بادۂ اقبال کے سب برگ و ثمر

http://www.hallagulla.com/urdu/

نہ تکلف کے کچھ انداز نہ کچھ جاہ کی شان
بزم میں آئے ہیں اس حال سے اللہ کی شان

اپنے رتبوں کا نہ کچھ دھیان نہ کچھ وضع کا پاس
دوستوں سے نہ جھجک اور نہ دشمن سے ہراس

گرچہ سب کہتے ہیں حاصل نہیں کچھ بھی جزیاس
ہائے کیا دھن ہے کہ پھر بھی تو نہیں ٹوٹتی آس

عرض مطلب کی ہے تصویر سراپا ان کا
ہاتھ خود کاسہ در یوزہ ہے گویا ان کا

ان کا ہر لفظ ہے ایک مرثیہ جاں فرسا
قوم کی شان دکھادیتی ہے ایک ایک ادا

دیکھ اے قوم جواب تک ہو نہ تونے دیکھا
اپنے بگڑے ہوئے انداز کا پورا خاکا

http://www.hallagulla.com/urdu/

گرچہ تدبیر بھی ہم سے نہیں کچھ کی جاتی
ہائے حالت بھی تو تیری نہیں دیکھی جاتی

یوں بھلانے کو تو ہم دل سے بھلاتے ہیں مگر
یاد آجاتے ہیں پھر بھی ترے اگلے جوہر

وہ بھی ایک دن تھا کی جس سمت سے ہوتا تھا گزر
ساتھ چلتے تھے جلو میں ترے اقبال و ظفر !

تو کبھی روم میں قیصر کو مٹا کر آئی
کبھی یورپ میں نئے فتنے اٹھا کر آئی

تھے نقیبوں میں ترے دولت و اقبال وحشم
تیرے حملوں سے دہل جاتا تھا سارا عالم

ایشیا کا جو کیا تو نے مرقع برہم
جاکے یورپ کے افق پر بھی اڑایا پرچم

http://www.hallagulla.com/urdu/

کر دیا دفترِ تا تار کو ابتر تونے
نیزہ گاڑا تھا جگر گاہ تتر پر تونے

کون تھا جس نے کیا فارس و یوناں تاراج
کس کی آمد میں فدا کر دیا چپال نے راج

کس کو کسریٰ نے دیا تخت و زر و افسر و تاج
کس کے دربار میں تاتار سے آتا تھا خراج

تجھ پہ اے قوم اثر کرتا ہے افسوں جن کا
یہ وہی تھے کہ رگوں میں ترے خوں جن کا

ہم نے مانا بھی کہ دل سے یہ بھلا دیں قصّے
یہ سمجھ لیں کہ ہم ایسے ہی تھے اب ہیں جیسے

یہ بھی منظور ہے کہ ہم کو کہ ہمارے بچے
دیکھنے پائیں نہ تاریخ عرب کے صفحے

http://www.hallagulla.com/urdu/

کبھی بھولے بھی سلف کو نہ کریں یاد اگر
یادگاروں کو زمانے سے مٹا دیں کیونکر

مرّدو شیرآز و صفّا ہاں کے وہ زیبا منظر
بیت حمّرا کے وہ ایوان وہ دیوار وہ در

مصّر و غرناطہ و مغدّاد کا ایک ایک پتھر
اور وہ دہلی مرحوم کے بوسیدہ کھنڈر

اُن کے زرّوں میں چمکتے ہیں دو جواہر اب تک
داستانیں انہیں سن یاد ہیں ازبر اب تک

ان سے سن لے کوئی افسانۂ یارانِ وطن
یہ دکھاتی ہیں آنکھوں کو وہی خواب کہن

ترے ہی نام کا اے قوم یہ گاتے ہیں بھجن
ترے ہی نغمۂ پرورد کے ہیں یہ ارگن

http://www.hallagulla.com/urdu/

پوچھتا ہے جو کوئی ان سے نشانی تری
یہ سنا دیتے ہیں سب رام کہانی تری

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

مسلم لیگ

لوگ کہتے ہیں کہ مادہ اصلاح ہے لیگ
یہ اگر سچ ہے تو ہم کو بھی کوئی جنگ نہیں

صیغۂ راز سے کچھ کچھ یہ بھنک آتی ہے
کہ ہم آہنگی احباب سے اب تنگ نہیں

فرق اتنا تو بظاہر نظر آتا ہے ضرور
اب خوشامد کا ہر اک بات میں وہ رنگ نہیں

عرض مطلب میں زباں کچھ تو ہے کھتی جاتی
گرچہ اب تک بھی حریفوں سے ہم آہنگ نہیں

وہ بھی اب نقد حکومت کو پرکھتے ہیں ضرور
جن کو اب تک بھی تمیز گہرو سنگ نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

قوم میں پھونکتے رہتے ہیں جو افسون وفا
ان کی افسانہ طرازی کا بھی وہ ڈھنگ نہیں

وہ بھی کہتے ہیں کہ اس جنس وفا کی قیمت
جس قدر ملتی ہے رہ کی بھی ہم سنگ نہیں

آگے تھے حلقہ تقلید میں جو لاگ اسیر
سست رفتار تو اب بھی ہیں مگر لنگ نہیں

آپ لبرل جو نہیں ہیں تو بلا سے نہ سہی
یاں کسی کو طلب افسرو ارونگ نہیں

کام کرنے کے بہت سے ہیں جو کرنا چاہے
اب بھی یہ دائرۂ سعی و عمل تنگ نہیں !

سال میں یہ جو تماشا سا ہوا کرتا ہے
کام کرنے کے یہ انداز نہیں ڈھنگ نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

کچھ تو نظم و نسق ملک میں بھی دیجئے دخل
شیوۂ حق طلبی ہے یہ کوئی جنگ نہیں

کچھ نہ کچھ نظم حکومت میں ہے اصلاح ضرور
ہم نہ مانیں گے کہ اس آئینہ میں زنگ نہیں

کم سے کم حاکم اضلاع تو ہوں اہلِ وطن
کیا ہزاروں میں کوئی صاحبِ فرہنگ نہیں

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

سوٹ ایبل سلف گورنمنٹ

دیکھا جو لیگ نے کہ ہوا خاتمہ تمام
ازبسکہ دست حق طلبی اب دراز ہے

کہنے لگے ہیں سب کہ سیاست کا یہ نظام
مقبولِ خاص و عام نہیں خانہ ساز ہے

تقسیم مشرقی نے عیاں کردیا ہے سب
شاہراہ حق میں نشیب و فراز ہے

مجبور ہو کے لیگ نے الٹا ہے یہ ورق
جو سر بسر مرقع نیرنگ ساز ہے

پہرہ پہ ہے جو سلف گورنمنٹ کا نقاب
ہر دیدۂ و راسیر طلسم مجاز ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

سمجھے نہ یہ کہ سوٹ ایبل کی جو شرط ہے
تمہید سجدہ ہائے جبین نیاز ہے

سمجھے نہ لوگ یہ کہ یہی لفظ پر فریب
اس ملک میں طلسم غلامی کا راز ہے

سب یہ سمجھ رہے ہیں کہ اب لیگ و کانگریس
دونوں کا ایک عرصہ گہ ترک و تازہ ہے

جب تک کہ لوگ حلقۂ بگوش خواص ہیں
جب تک زبانِ قوم خوشامد طراز ہے

جب تک ہیں لوگ عالمِ بالو سے مستفیض
جب تک بہم یہ دور قدحُ ہائے رازُ ہے

احرار سے کہو کہ کچھ نہیں امید صلح
مٹتا نہیں جو تفرقہ و امتیاز ہے!

http://www.hallagulla.com/urdu/

آزادئ خیال پہ تم کو ہے گر غرور
تو لیگ کو بھی شانِ غلامی پہ ناز ہے

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

مسلم لیگ

لیگ کو جب نظر آیا کہ چلی ہاتھ سے قوم
ایک نیا روپ بھرا اس نے باندازِ دگر

منظرِ عام پہ لوگوں سے کیا اس نے خطاب
کہ نہیں سلفِ گورنمنٹ سے اب ہم کو مفر

اک ذرا سی مگر اس لفظ میں تخصیص بھی ہے
جس سے ہیں متفق اللفظ سب اربابِ نظر!

یعنی وہ سلف گورنمنٹ کہ ہو سوٹ ابل
یا کہ موزوں و مناسب ہو بالفاظِ دگر!

یہ مسلّم کہ ہر اک ملک کی حالت سے جدا
جس کا آئیں حکومت پہ بھی پڑتا ہے اثر

http://www.hallagulla.com/urdu/

جو حکومت کہ کتا ڈاکے کے لئے موزوں ہے
ہے وہی مملکتِ ہند میں سرمایۂ شر

ملک میں ہم بھی ہیں ہندو بھی عیسائی بھی
جوکہ ہیں نخل حکومت کے لئے برگ و ثمر

واقعی قید مناسب ہے بجا اور موزوں
آپ اس قید کو کس کام لائیں گے مگر؟

پہلے بھی آپ تو اس حصن میں لیتے تھے پناہ
پہلے بھی آپ اُسی دشت میں تھے سُپر

جب کبھی کوئی بھی تحریک سیاسی ہوگی!
آپ اس قید 'مناسب' کو جائیں گر سُپر

اب بھی ہیں جادۂ مقصد کے وہی نقش قدم
اب بھی اوراقِ سیاست کا وہی ہے مسطر

یہ وہی لفظ ہے مجموعۂ صدگو نہ فریب
یہ وہی لفظ ہے سرمایۂ صد گو نہ ضرر

آپ ہر بار جو بڑھ بڑھ کے پلٹ آتے ہیں
ہے اسی کا شیوۂ تعلیم غلامی کا اثر

آپ کے فلسفۂ نو کے یہ الفاظ جدید
گو بظاہر ہیں فریبندۂ ارباب بصر

یہ حقیقت میں اسی متن غلامی کی یہ شرح
ہے حقیقت میں اسی نخل سیاست کا ثمر

چند جملے جو زبانوں پہ چلے آتے ہیں
آپ دہراتے ہین بار باندازِ وگر !

ایک انہی سے ہے یہ بھی کہ ابھی وقت نہیں
ہے اسی لفظ کی تشریح باندازِ وگر

http://www.hallagulla.com/urdu/

آپ اس لفظ بحث کا مرکز تھا یہی
آپ کی گردشِ پیہم کا یہی تھا محور

آپ اس دام سے برسوں بھی نہ چھوٹیں گے کبھی
آپ اس کوچہ پُر خم سے نہ ہوں گے سر پر

آپ اس بھول بھلیان سے نہ نکلیں گے کبھی
دل سے جائے گا نہ تعلیمِ غلامی کا اثر

جب کہیں بھی کوئی پہلوئے غلامی ہوگا
ہر طرف پھر کے اسی نقطہ پہ ٹھہر گی نظر

اس قدر سر و مزاج اور پھر اس پر تبرید
خوف یہ ہے کہ پہونچ جائے نہ فالج کا اثر

http://www.hallagulla.com/urdu/

آپ کچھ گرم دوائیں گوارا فرمائیں

ہم دعاگو یہ سمجھتے ہیں کہ ہوگا بہتر

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

لیگ معہ سوٹ ایبل

لیگ کو سلف گورنمنٹ ہے اب پیشِ نظر
للہ الحمد کہ حل ہوگئی ساری مشکل

اب یہ بے جا ہے شکایت کہ وہ آزاد نہیں
اب یہ کہنا غلطی ہے کہ وہ ہے پادرگل

ملک کے جملہ مسائل کی یہی ہے بنیاد
اور جو کچھ ہے اسی چیز میں ہے سب شامل

لیگ نے حق طلبی میں جو یہ جرأت کی ہے
واقعہ یہ ہے کہ ہے مدح و ثنا کے قابل

کچھ تو ہے لیگ میں جس نے یہ کشش پیدا کی
آپ سے آپ جو کھنچتا ہے ادھر دامن دل

http://www.hallagulla.com/urdu/

لیگ والوں نے جو اسٹیج پہ کی تقریریں
کردیئے اس نے خیالات غلط سب باطل

اس دلیری سے ہر اک حرف ادا ہوتا تھا
بعض کہتے تھے کہ ہے سو ادب میں داخل

الغرض لیگ کے اور مجلسِ ملکی کے حدود
یوں ملے آکے بہم بحر سے جیسے ساحل

ہاں تو اب عرض ہے یہ خدمت عالی میں جناب
کیجیئے سلف گورنمنٹ کا مقصدِ حاصل

امتحانات سول کے لئے لندن کی یہ قید
ہے یہ رفتارِ ترقی کے لئے سخت مخل

یہ جو پیمائش ارضی کا ہے سی سالہ رواج
ملک کے حق میں ہے زہر سے بڑھ کر قاتل

http://www.hallagulla.com/urdu/

جو مناصب کے ولایت کے لئے ہیں مخصوص
آج ابنائے وطن بھی تو ہیں ان کے قابل

صیغۂ فوج مین تخفیف مصارف ہے ضرور
سینۂ ملک پر افسوس کہ بھاری ہے نیل

لیگ نے سن کے یہ سب مجھ سے باآہستہ کہا
آپ سمجھتے بھی کہ اس لفظ کا کیا تھا محمل؟

ہم نے گو سلف گورنمنٹ کی خواہش کی تھی
شرطیہ بھی تو لگادی تھی کہ ہو سوٹ ایبل

آپ جو کہتے ہین وہ ہے حد اور اک سے دور
ہم کا اس خواب پریشان میں نہ کھیچیئے شامل

یہ وہ باتیں ہیں جو مخصوص ہیں یورپ کیلیئے
آپ طے پہلے غلامی کی تو کرلیں منزل

http://www.hallagulla.com/urdu/

رائیٹ آنریبل سیّد امیر علی سے خطاب

اغماض چلتے وقت مروّت سے دور تھا
اس وقت پاس آپ کا ہونا ضرور تھا

ہر چند لیگ کا نفس واپسی ہے اب
اس ہستی دو روزہ پہ جس کو غرور تھا

وہ دن گئے کہ بتکدے کو کہتے تھے حرّم
وہ دن گئے کہ خاک کو دعوٰی نور تھا

وہ دن گئے کہ شانِ غلامی کے ساتھ بھی
ہر بوالہوس خمار سیاست میں چور تھا

وہ دن گئے کہ شارع اول کا حرف حرف
ہم پایۂ کلام سخن گوئے طور تھا!

http://www.hallagulla.com/urdu/

وہ دن گئے کہ فتنہ آخرزماں کے بعد
گویا کہ اب امام زماں کا ظہور تھا

اب معرف ہیں دیدہ وران قدیم بھی
اس نقش سیمیا میں نظر کا قصور تھا

اس دشت مرتعش میں نہ تھی قوت عمل
اک کا سئہ تہی یہ سر پر غرور تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

مسلم لیگ

لیگ کے عظمت و جبروت سے انکار نہیں
ملک میں غلغہ شور سے کہرام بھی ہے

ہے گورنمنٹ کی بھی اس پہ عنایت کی نگاہ
نظر لطف رئیسان خوش انجام بھی ہے

کون ہے جو نہین اس حلقہ قومی کا سیر
اس میں زہاد بھی ہیں دندے آشام بھی ہے

فیض ہے اس کا باندازۂ طالب یعنی
بادۂ صاف بھی ہے دُرد دتہ جام بھی ہے

کعبہ قوم جو کہتے ہیں بجا کہتے ہیں
مرجع خاص ہے یہ قبلہ گہ عام بھی ہے

پختہ کاروں کے لئے آلۂ تسخیر ہے یہ
نوجوانو کو صلائے طمع خام بھی ہے

رہنمایان تو آموز کا ہے مکتب درس
زینہ فخر و نمائش گری عام بھی ہے

جن مہمات میں درکار ہے ایثار نفوس
ان میں طرزِ عمل بوسہ و پیغام بھی ہے

صدمۂ مشہود و تبریز سے آنکھیں ہیں پر آب
دل میں غمخواری ترکان نکو نام بھی ہے

مختصر اس کے فضائل کوئی پوچھے تو یہ ہیں
محسن قوم بھی ہے خادمِ حکّام بھی ہے

رابطہ ہے اس کو گورنمنٹ سے بھی ملک سے بھی
جس طرح صرف میں ایک قاعدہ ادغام بھی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس کے آفس میں بھی ہر طرح کا سماں ہے درست
ورق سادہ بھی ہے کلک خوش اندام بھی ہے

ہیں قرینے سے سجائی ہوئی میزیں ہر سو
جابجا دفتر پارینہ احکام بھی ہے

چند بی اے ہیں سند یافتہ و عمل
کچھ اسسٹنٹ ہیں کچھ حلقۂ خدام بھی ہے

ہو جو تعطیل میں تفریح سیاحت مقصود
سفر درجۂ اول کے لئے دام بھی ہے

یہ تو سب کچھ ہے، مگر ایک گزارش ہے حضور
گرچہ یہ سوء ادب بھی ہے اور ابرام بھی ہے

مجھ سے آہستہ میرے کان میں ارشاد ہو یہ
سال بھر حضرتِ والا کو کوئی کام بھی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

مسئلہ الحاق

مجھ کو حیرت تھی کہ تعلیمِ غلامی کے لئے
وہ نیا کون سا پہلو ہے کہ جو باقی ہے

پہلے جو بزم گہِ خاص تھی اس فن کے لئے
آج جو کچھ ہے اس درس کی مشتاق ہے

اس کے ہوتے ہوئے پھر لیگ کی حاجت کیا تھی
جب وہی بادۂ گلگوں ہے وہی ساقی ہے

فیض ہے عالمِ بالا کا ابھی تک جاری
استفادہ میں وہی شیوۂ اشراقی ہے

غلطی سے جو نئی چیز سمجھتے ہیں اسے
یہ فقط وہم کی کارِ خلاقی ہے

شیخ صاحب نے کہا مجھ سے باندازِ لطیف
اس میں اک راز ہے اک نکتہ اشراقی ہے

یوں تو ہیں جامعۂ درسِ غلامی دونوں
فرق یہ ہے کہ وہ محدود یہ الحاقی ہے

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

یونیورسٹی اور الحاق

شرط الحاق پہ اصرار اور ایسا اصرار
شیوۂ عقل نہیں بلکہ یہ ہے کج نگہی

درس گاہیں ہیں کہاں کیجیئے جن کا الحاق
اور اگر ہیں بھی تو بے کار ہیں یا طبلِ تھی

لوگ جس چیز کو کہتے ہیں علی گڑھ کالج
چشم بینا ہو تو ہے جامعہ قوم یہی

یہ وہی قبلہ حاجات ہے سوچیں تو زرا
یہ وہی کعبہ مقصود ہے دیکھیں تو سہی

آج جو لوگ ہیں جمعیتِ قومی کے امام
جن کا ارشاد ہے ہم پایہ طغرائے شہی

http://www.hallagulla.com/urdu/

سب کے سب متفق اللفظ یہی کہتے ہیں
اِنَّ ھٰذا لَھُو الحُقّ وَ اٰمَنَتُ بَہ

قوم کا دیکھئے بچپن کہ یہ سب سن کے کہا
جو کھلوتا مجھے دکھلایا تھا ان کی تو وہی

www.HallaGulla.com

http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

یونیورسٹی ڈیپوٹیشن

تھی سفارت کی جو تجویز بظاہر موزوں
اہلِ مجلس بھی بظاہر نظر آتے تھے خموش

دفعتہً دائرہ صدر سے اٹھا اک شخص
جس کی آزادی تقریر تھی غارت گر ہوش

اس نے اس زور سے تجویز یہ کی رد و قدح
چونک اٹھے وہ بھی بیٹھے ہوئے تھے پنبہ بگوش

اہلِ مجلس نے جو بدلا ہوا دیکھا انداز
ڈر ہوا یہ کہ کہیں اور نہ بڑھ جائے خروش

صدرِ محفل نے بلا کر اسے آہستہ کہا
کہ تو ہم شاملِ وفدستی و ایں مایہ مجوش

http://www.hallagulla.com/urdu/

بادۂ جام سفارت میت مرد افنگ تھا
ایک ہی جرعہ میں وہ شیر چری تھا خاموش

اب نہ وہ طرزِ سخن تھا نہ وہ آزادیٔ رائے
نہ وہ ہنگامۂ طرازی تھی نہ وہ جوش و خروش

جس کی تقریر سے گونج اٹھا تھا اجلاس کا ہال
اب وہ ایک پیکرِ تصویر تھا بالکل خاموش

سخت حیرت تھی کہ ایک زرّہ خاکستر تھا
وہ شرارہ جو ابھی برق سے تھا دوش بدوش

دیکھتے ہیں تو حرارت کا کہیں نام نہیں
ہوگیا شعلہ سوزندہ بھڑک کر خس پوش

اہلِ ثروت سے یہ کہدو کہ مبارک ہو تمہیں
للہالحمد بھی ملک میں ہیں رائے فروش

http://www.hallagulla.com/urdu/

مسلم یونیورسٹی

گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے
خوش ہوں میری بات سمجھ نی محال ہے

الحاق کی جو شرطنہ مانی جناب نے
کیا جانے کیا حضورکے دل میں خیال ہے

مسلم کے لفظ میں تو کوئی بات ہی نہ تھی
کیا اس مین بھی جو ر کو کچھ احتمال ہے ؟

اسباب سوء ظن کے نئے کچھ عیاں ہوئے
یا پہلے ہی شیشہ خاطر میں بال ہے؟

ہم تو ازل سے حلقہ بگوشِ نیاز ہیں
یہ سر ہمیشہ زیرِ قدم پائیمال ہے

ہم نے تو وہ ثنا و صفت کی حضور کی

http://www.hallagulla.com/urdu/

جو خاص شیوۂ صفت زوالجلال ہے

آیا کبھی نا حرفِ تمنّا زبان پر
یاں تک تو ہم کو پاس ادب کا خیال ہے

اردو کے باب میں جو زرا کھل گئی زباں
اب تک جبین پہ عرق انفعال ہے

دامنِ غبار حق طلبی سے رہا ہے پاک
یہ فیض خاص رہبرِ دیرینہ سال ہے

آیا جو حریت کا کبھی دل میں وہم بھی
سمجھا دیا جو جوشِ جنوِ کا ابال ہے

اب تک اسی تریک پہ ہیں بندگانِ خاص
گو صحبتِ عوام میں کچھ قیل و قال ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

گردن جھکی ہوئی ہے زباں گو ہے شکوہ سنج
باطن ہے انتقاد جو ظاہر ملال ہے

الحاق سے کچھ اور نہ تھا مدّعائے خاص
بس ایک عموم درس وفا کا خیال ہے

یعنی کہ پھیل کر یہ زمانے کو گھیر لے
اب تک جو مختصر یہ علی گڑھ کا جال ہے

یہ پالیسی ہے شاہراہِ عام قوم کی
اس سے کوئی الگ ہے تو وہ خال خال ہے

پھر بھی حضور کی نہ گئیں سر گرانیاں
پھر بھی گناہ گار میرا بال بال ہے

اتنی سی آرزو بھی پزیرا نہ ہوسکی
اب کیا کہیں کہ اور بھی کچھ عرضِ حال ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

سنتے رہے وہ غور سے یہ داستانِ غم
جب ختم ہوگئی تو یہ لب پر مقال ہے

حد سے اگر بڑھے گا تو ہوجائے گا مسّہ
وہ درس گاہ روئے وفا کا جو خال ہے

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

یونیورسٹی

مایوس گر ترقی قومی سے میں نہیں
لیکن ابھی تلک تو یہ سودائے خام ہے

رائیں تمام کج ہیں خیالات سب غلط
گم کردہ نجات ہر اک خاص و عام ہے

یہ تیس لاکھ قوم نے جو کردیئے عطا
بت شمی عزم و ہمت عالی مقام ہے

لیکن یہ گفتگو جو نئی چھڑ گئی ہے اب
یہ باعثِ تباہی ناموس و نام ہے

الحاق کی جو شرط نہ منظور ہو سکی
ایک غلغلہ ہے شور ہے غوغائے عام ہے

لبریز ہے تصویر باطل سے ہر دماغ
ہر سینئہ عرصہ گاہ ہو سہائے خام ہے

اب اس طرح سے چلتی ہے اک ایک کی زباں
گویا کہ ذوالفقار علی بے نیام ہے

دو کوڑیاں بھی جس نے دین نہ آج تک کبھی
اُس کی بھی نیند جوش جنوں میں حرام ہے

ایک غلغلہ بپا ہے کہ الحاق جب نہیں
پھر کس بنا پہ جامعئہ قوم نام ہے

اسلام کے جو نام سے بھی متّسم نہین
اس کو تو دور ہی سے ہمارا سلام ہے

مسلم نہیں تو جامعہ قوم بھی نہیں
پھر کیوں یہ شور غلغلہ و اہتمام ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

چندے لے گئے تھے اسی شرط پر تمام
یہ نقص عہد ہے کہ جو شرعاً حرام ہے

یہ درس گاہِ خاص نہ تھا مدعائے عام
یہ وہ متاع ہے نہیں جس کا یہ دام ہے

ان ابلہان قوم کو سمجھائے یہ کوئی
عالم کے کاروبار کا ایک انتظام ہے

جس کی بنا تمام ہے تقسیم کار پر
یعنی ہر ایک شخص کا ایک خاص کام ہے

عالم میں ہر ایک کے فرائض ہیں جدا جدا
یہ مسئلہ مسلمہ خاص و عام ہے

ہے مقتدی ک افرض فقط امتثال امر
ارشاد حکم منصب خاص امام ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

تھا قوم کا جو فرض وہ تھا بس عطائے زر
آگے مقدسین علی گڑھ کا کام ہے

یہ بارگاہِ خاص نہیں مجلسِ عوام
سمعاً و طاعتہً یہ ادب کا مقام ہے

مخصوص ہیں مناسب خاصان بارگاہ
تم کون ہو جو تم کو یہ سود اے خام ہے؟

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

یونیورسٹی فونڈیشن

یہ فیض ہے جماعتِ احرار کا ضرور
اب قوم کو جو شخص پرستی سے عار ہے

آزادیٔ خیال کا جو کچھ کہ ہے اثر
یہ سب انھیں کے فیض کا منت گزار ہے

لیکن یہ دیکھنا ہے کہ عزم یہ ترنگ
ہے دیرپا کہ جوشِ جنونِ بہار ہے

اب کے جو لکھنو میں دکھایا گیا سماں
سچ پوچھئے تو مضحکۂ روزگار ہے

دیکھا یہ پہلے دن کہ ہر ایک گوشہ بساط
میدان رزم میں عرصہ گہ گیرو دار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

غل ہے کہ وہ مقدمہ الجنبش آ گیا
اب انتظارِ فوج یمن و یسار ہے

احرار کی صفوں کی صفیں ہیں جمی ہوئی
جلس تمام عرصہ گہ کار زار ہے

اسٹیج پر ہر ایک بپھرتا ہے اس طرح
گویا حریف رستم و اسفند یار ہے

ہاتھ اٹھ رہے ہین یا علم فتح ہے بلند
چلتی ہوئی زبان ہے یا ذولفقار ہے

ہر نوجوان ہے نشۂ آزاد گی میں مست
جو ہے وہ حُریت کا سر پر خمار ہے

احرار کہہ رہے ہیں نہ مانین گے ہم کبھی
ویٹو کا وائسرائے کو کیا اختیار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

الحاق اگر نہیں ہے تو سعی ہے عبث
مسلم کا لفظ خاص ہمارا شعار ہے

جو والیان ملک کہ تھے زیب انجمن
سب دم بخود سے تھے کہ کیا خلفشار ہے

یا صبح دم جو دیکھئے آ کر تو بزم میں
نے وہ خروش و جوش نہ وہ گیر و دار ہے

ٹوٹی ہوئی صفین ہیں علم سرنگون ہیں سب
بازوئے تیغ گیر جو تھا رعشہ وار ہے

ساز کا ایک جال بچھایا ہے ہر طرف
ہر شخص اس کی فکر میں مصروفِ کار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

سرمستیاں ہیں دور قدح ہائے راز کی
ہر شخص حکمتِ عملی کا شکار ہے

جو بات کل تلک سبب ننگ و عار تھی
وہ آج مایۂ شرف و افتخار ہے

جس بات پر کہ نعرہ نفریں بلند تھے
اب وہ قبول خاطر ہر ذی وقار ہے

کل کہہ چکے ہیں کیا؟ یہ نہین اب کسی کو یاد
اب نکتہ ہائے زیرِ لبی پر مدار ہے

خود آپ اپنے آپ سے کھائی ہے گو شکست
کہتے یہ پھر یہ فتح مبین یادگار ہے

حیران تھے عوام کہ کیا ماجرا ہے یہ
یہ کیا دو رنگی چمن روزگار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

احرار کا طریق عمل ہے اگر یہی
پھر کامیابیوں کا عبث انتظار ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

دعوتِ عمل

بجا ہے آج اگر اس بزم میں یہ زیب و ساماں ہیں
یہ ان کی بزم ہے جو یادگار نسل عدناں ہیں

خلیل اللہ سے مہماں نوازی جن کو پہنچی ہے
ہزاروں کوس سے آ آکے وہ اس گھر میں مہماں ہیں

فقط اک جزبۂ قومی انہیں واں کھینچ لایا ہے !
جہاں زورِ حکومت ہے نہ حاجب ہیں نہ درباں ہیں

ہماری خدمتوں کا وہ اٹھانے آئے ہیں احساں
کہ اسلامی جماعت پر ہزاروں جن کے احساں ہیں

ہنر میں علم میں اخلاق میں مجد اور شرافت میں
یہی وہ صورتیں ہیں جن پہ ہم تم آج نازاں ہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

خدا نے ان کو بخشی ہے حکومت اورسطوت بھی
کہ جسم سلطنت کے یہ جوارح اور ارکان ہیں

مگر ان کو کسی عزت پہ نازش ہے تو اس پر ہے
کہ یہ اسلام کے ہیں نام لیوا اور مسلمان ہیں

نہ عہدوں کا تفاوت ہے نہ کچھ حفظ مراتب ہے
یہاں جس سادگی سے یہ شریکِ بزم اخواں ہیں

معمر بھی ہین ان مین نوجوان بھی اور کمسن بھی
مگر شان اخوت میں مدارج سب کے یکساں ہین

یہ وہ جن مین اسلام کا اب تک اثرباقی
یہ وہ ہیں جن میں جو ہر نسل عدنانی کی پنہاں ہیں

اُنہین کے بازوؤں میں زورتھا کشور ستانی کا
اُنہین کی یادگاریں جا بجا اب تک نمایاں ہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

یہ وہ ہیں جان و دل سے جو فدائے قوم و ملت ہیں
یہ وہ ہیں نام پر اسلام کے جو دل سے قرباں ہیں

نہ ہوگا ایک بھی دل درد قومی سے جو خالی ہو
بظاہر گرچہ مسرور ہیں خرم میں شاداں ہیں
نہیں احساس ہے آئین و ملت کی تباہی کا !
یہ واقف ہیں کہ بیڑے قوم کے اب غرقِ طوفاں مین

انہیں معلوم ہے جس تاک مین گردش گردوں
انہیں محسوس ہے جس گھات میں ایّام دوراں ہیں

علاج اپنا ہم اب تک تو سمجھتے تھے کہ آساں ہے
مگر وہ وہ درد نکلا جس ہم سمجھتے تھے درماں ہے

دواہر بار جب اپنا اثر الٹا ہی دکھلائے
تو بس سمجھو کہ اب بیمار کوئی دم کا مہماں ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

جو سچ پوچھو تو اسلامیوں کی پس یہی حالت
مرض دو نا بڑھادیتی ہے خود وہ شے جو درماں ہے

سلف کا تزکرہ جو ہمت و غیرت کا ہے افسوں
ہمارے حق میں وہ سرمایہ خواب پریشاں ہے

یہ افسانے بڑھاتے ہین ہماری نیند کی شدّت
یہ افسوں حق میں اپنے اور مدہوشی کا ساماں ہے

ہمیں احساس تک ہوتا نہیں اپنی تباہی کا
کہ سب پیشِ نظر اسلاف کی وہ شوکت و شان ہے

ہماری کلفتین سب دور ہوجاتی ہیں یہ سن کر
کہ دنیا آج تک اسلام کی ممنون احساں ہے

مزے لیتے ہیں پہروں تک کسی سے جب یہ سنتے ہیں
کہ یورپ دولتِ عباس کا اب تک ثنا خواں ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

نہیں رہنے کو یاں گھر تک مگر چرچے یہ رہتے ہین
کہ اب تک قصر حمرا قبلہ گاہ رہ نور واں ہے

ہیں خود ان پڑھ مگراس زم مین اتراتے پھرتے ہیں
کہ دنیا میں ہمیں سے زندہ اب تک نامِ یوناں ہے

نظر آتے ہیں ہم کو عیب اپنے خوبیان بن کر
ہم اپنے جہل کو بھی یہ سمجھتے ہین کہ عرفاں ہیں

بسر ہوتی ہے اگر اوقات فیاضی پہ غیروں کی
تو سمجھے ہین کہ بس زہد اور توکل کی یہی شان ہے

حمیت اور خوداری نہیں ہے گر طبیعت میں
تو اچھا ہے کہ مسکینی تو اول شرطِ ایماں ہے

طبیعت میں اگر ہین فتنہ پردازی کے کچھ جوہر
تو دعوٰی ہے کہ تدبیر اور سیاست فرض انساں ہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

وہ قوم اور وہ جماعت جس میں یہ اخلاقِ محکم ہیں
بلائیں اس پہ جو آئیں وہ کم ہیں اور بہت کم ہیں

یہ جو کچھ سن چکے ہو قوم کی تم حالت ابتر
نہ سمجھو یہ کہ ہے اس داستاں کا خاتمہ اس پر

ہماری سب سے بڑھ کر بدنصیبی جو ہے وہ یہ ہے
کہ بے پرواہ ہیں وہ بھی قوم کے جو آج ہیں لیڈر

گیا وہ وقت جب تھا بس اسی کا نام ہمدردی
کہ دو آنسو بہالیں قوم کی درماندہ حالت پر

گیا وہ وقت ہم کو ناصحوں کی جب ضرورت تھی
فلک نے کردیا اک اک کو آپ اپنے نصیحت گر

گئے وہ دن کہ ہم محتاج تھے عبرت دلانے کے
ہمارا حال خود عبرت فزا ہے آج سر تا سر

http://www.hallagulla.com/urdu/

ضرورت اب ہے گر ہم کو تو بس ہے ان بزرگوں کی
کہ جن میں خیر سے کچھ کردکھانے کے بھی جوہر ہوں

فقط باتیں نہ ہوں کچھ کام بھی بن آئے ہاتھوں سے
کہیں جو کچھ وہ منہ سے کر دکھائیں اس سے کچھ بڑھ کر

نہین گر یہ تو بس اک گرمی صحبت کے ساماں ہیں
یہ قومی مرثئے یہ وعظ یہ اسپیچ یہ لکچر

طلب اور سعی سے کچھ کام بن آئے تو بن آئے
فصاحت اور بلاغت کا بس اب چلتا نہیں منتر

تمھیں جو کام ہیں درپیش گو مشکل سے مشکل ہیں
مگر کرنے پہ آجاؤ تو آساں سے ہیں آسان تر

ابھی تک تم مین ہے اسلاف کا کچھ کچھ اثر باقی
شرر گو بجھ چکے پر گرم ہے اب تک وہ خاکستر

http://www.hallagulla.com/urdu/

ابھی کچھ کچھ مہک باقی ہے ان مرجھائے پھولوں میں
ابھی کچھ کاٹ ہے اس تیغ میں گو مٹ چکے جوہر

وہی فیاضیاں تم میں ہیں جو تھیں معن و حاتم میں
مگر بیہودہ رسموں کے لئے وہ وقف ہیں یک سر

کچھ اس سے کم ہوا تھا صرف تجہیز اسامہ میں
لٹادیتے ہو تقریبوں میں جتنا تم زر و زیور

فقط آپس کے جھگڑوں مین تم اس سے کام لیتے ہو
وہ جودت اور زہانت جس میں اب بھی تم ہو نام آور

سنبھلنا اب بھی گر چاہو تو ہے وقت اور ضرورت بھی
وگرنہ پھر نہیں رہنے کی جو کچھ ہے یہ حالت بھی

http://www.hallagulla.com/urdu/

بربادئ خانماں

وہ برادر کہ مرا یوسفِ کنعانی تھا
وہ جو مجموعہ ہر خوبئ انسانی تھا

وہ جو گھر بھر کے لئے رحمتِ یزدانی تھا
قوتِ دست و دل شبلی نعمانی تھا

بل اسی کا یہ مرے خامۂ پر زور میں تھا
جوش اسی کا تھا میرے سر پر شور میں تھا

ہم سے بیکاروں کی اک قوتِ عامل تھا وہی
مایۂ عزت اجداد کا حامل تھا وہی

مسند والد مرحوم کے قابل تھا وہی
یوں تو سب اور بھی اعضاء ہیں مگر دل تھا وہی

http://www.hallagulla.com/urdu/

اب وہ مجموعۂ اخلاق کہاں سے لاؤں
ہائے افسوس میں اسحاق کہاں سے لاؤں

جب کیا والدِ مرحوم نے دنیا سے سفر
گھر کا گھر ہدف ناوک صد گو نہ خطر

بن گیا آپ اکیلا وہ ہر آفت میں سُپر
تیر جوآئے گیا آپ وہ ان کی زد پر

خود گرفتار رہا تا کہ میں آزاد ہوں
اس نے غم اس لئے کھائے تھے کہ میں شاد رہوں

اس کا صدقہ تھا کہ ہر طرح سے تھا میں بے غم
گھر کے جھگڑوں سے نہ کچھ فکر نہ کچھ رنج و والم

امن و راحت کے جو ساماں تھے ہر طرح بہم
میں تھا اور مشغلہ نامۂ و قطاس و قلم

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس کے صدقے سے تھی میری سخن آرائی بھی
اس کا ممنون تھا میرا گوشۂ تنہائی بھی

تازہ تھا دل یہ مرے مہدی مرحوم کا داغ
کہ مرا قوتِ بازو تھا مرا چشم و چراغ!

اس کو جنت میں جو خالق نے دیا گنجِ فراغ
میں یہ کہتا تھا اب بھی ہے ترو تازہ دماغ

یعنی وہ آئینہ اخلاق تو ہے
اٹھ گیا مہدی مرحوم تو اسحاق تو ہے

آج افسوس کہ وہ شیرازہ اوراقِ پریشان بھی گیا
میری جمعیتِ خاطر کا وہ ساماں بھی گیا

اب وہ شیرازہ اوراق پریشاں بھی گیا
عتبہ والد مرحوم کا درباں بھی گیا

http://www.hallagulla.com/urdu/

گلۂ خوبی تقدیر رہا جاتا ہے
نوجواں جاتے ہین اور پیر رہا جاتا ہے

تجھ کو اے خاکِ لحد آج اجل سے سونپی
وہ امانت جو مرے والدِ مرحوم کی تھی

بسکہ فطرت میں ودیعت تھی نفاست طلبی
ناز پرور وہ نعمت تھا یہ ایں شادہ وشی

دیکھنا اُڑ کے غبار آئے نہ دامن پہ کہیں
گر پڑ جائے نہ اس عارض روشن پہ کہیں

اس کے اخلاق کھٹک جاتے ہیں دل میں ہر بار
وہ شکر ریز تبسم وہ متانت وہ وقار

وہ وفا کیشی احباب وہ مردانہ شعار
وہ دل آویزی خودہ نگہہ الفت بار

http://www.hallagulla.com/urdu/

صحبتِ رنج بھی ایک لطف سے کٹ جاتی تھی
کوئی جاتا ہے جو دنیا سے تو یوں جاتا ہے

آہ اے مرگ کسی شے کی نہیں تجھ کو تمیز
تری نظروں میں برابر ہیں گہر اور پشیز

میں نے مانا ترے نزدیک نہ تھا وہ کوئی چیز
رحم کرتا تھا کہ چھوڑے ہیں کئی اس نے عزیز

لاڈلے ہیں کہ کسی اور کے بس کے بھی نہیں
اس کے بچے ابھی سات آٹھ برس کے بھی نہیں

اے خدا شبلی و خستہ بایں موئے سفید
لے کے آیا ہے تری در گہہ عالی میں امید

مرنے والے کو نجاتِ ابدی کی ہو نوید!
خوش و خرم رہے یہ چھوٹا میرا بھائی جنید

http://www.hallagulla.com/urdu/

کیا لکھوں قسّہ غم تابِ رقم بھی تو نہیں
اب مرے خامہ پر زور میں دم بھی تو نہیں

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

غزلیات

☆

اثر کے پیچھے دلِ حزیں نے نشان چھوڑا نہ کہیں کا
گئے ہیں نالے جو سوئے گردوں تو اشک نے رخ کیا زمین کا

بھلی تھی تقدیر یا بری تھی یہ راز کس طرح سے عیاں ہو
بتوں کو سجدے کئےء ہیں اتنے کہ مٹ گیا سب لکھا جبین کا

وہی لڑک پن کی شوخیاں ہیں، وہ اگلی ہی سی شرارتیں ہیں
سیانے ہوں گے تو ہاں بھی ہوگی ابھی تو سن ہے نہیں نہیں کا

یہ نظم آئیں یہ طرز بندش سخنوری ہے فسوں گری ہے
کہ ریختہ میں بھی تیرے شبلی مزہ ہے طرزِ علی حزیں کا

http://www.hallagulla.com/urdu/

☆

تیرِ قاتل کا یہ احسان رہ گیا
جائے دل سینے مین پیکاں رہ گیا

کی ذرا دستِ جنوں نے کو یہی!
چاک آ کے تابداماں رہ گیا

دو قدم چل کے ترے وحشی کے ساتھ
جادۂ راہ بیاباں رہ گیا

قتل ہوکر بھی سبکدوشی کہاں
تیغ کا گردن پہ احساں رہ گیا

ہم تو پہنچے بزمِ جاناں مگر
شکوۂ بیداد درباں رہ گیا

http://www.hallagulla.com/urdu/

کیا قیامت ہے کہ کوئے یار سے
ہم تو نکلے اور ارماں رہ گیا

دوسروں پہ کیا کھلے راز وہن
جبکہ خود صانع سے پنہاں رہ گیا

جزبۂ دل کا زرا دیکھو اثر
تیر نکلا بھی تو پیکاں رہ گیا

جامۂ ہستی بھی اب تن پر نہین
دیکھ وحشی تیرا عریان رہ گیا

ضعف مرنے بھی نہین دیتا مجھے
میں اجل سے بھی تو پنہاں رہ گیا

اے جنوں تجھ سے سمجھ لوں گا اگر
ایک بھی تارِ گریباں رہ گیا

http://www.hallagulla.com/urdu/

حُسن چمکا یار کا اب آفتاب
اک چراغ زیرِ داماں رہ گیا

لوگ پہنچے منزلِ مقصود تک
میں جرس کی طرح نالاں رہ گیا

بزم میں ہر سادۂ ترے حضور
صورت آئینہ حیران رہ گیا

یاد رکھنا دوستو اس بزم میں
آ کے شبلی بھی غزل خواں رہ گیا

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

☆

پوچھتے کیا ہو جو حال شب تنہائی تھا
رخصت صبر تھی یا ترک شکیبائی تھا

شب فرقت میں دل غمزدہ بھی پاس نہ تھا
وہ بھی کیا رات تھی کیا عالم تنہائی تھا

میں تھا یا دیدۂ خوں نابہ فشاں بھی شبِ ہجر
ان کو واں مشغلہ انجمن آرائی تھا

پار ہائے دل خونیں کی طلب تھی پیہم
شب جو آنکھوں کی مری زوق خود آرائی تھا

رحم تو ایک طرف پایہ شناسی دیکھو
قیس کو کہتے ہیں مجنوں تھا صحرائی تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

آنکھیں قاتل سہی پر زندہ جو کرنا ہوتا
لب میں ایجان تو اعجاز مسیحائی تھا

خون رور دوۓ بس دو ہی قدم پہ چھاپے
یاں وہی حوسلہ بادیہ پیمائی تھا

دشمن جاں تھے ادھر ہجر میں درد و غم و رنج
اور ادھر ایک اکیلا ترا شیدائی تھا

انگلیاں اٹھتیں تھیں مژگانکی اہی رح پیہم
جس طرف بزم مین وہ کافر ترسائی تھا

کون اس راہ سے گزرا ہے کہ ہر نقش قدم
چشم عاشق کی طرح اس کا تماشائی تھا

www.HallaGulla.com

http://www.hallagulla.com/urdu/

Virtual Home for Real People

خوب وقت آئے نکیرین جزادے گا خدا
لحد تیرہ میں کیا عالم تنہائی تھا

ہم نے بھی حضرت شبلی کی زیارت کی تھی
یوں تو ظاہر میں مقدس تھا یہ شیدائی تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

☆

تین دن کے لئے ترک مے و ساقی کر یوں
واعظ سادہ کو روزوں میں تو راضی کرلوں

پھینک دینے کی کوئی چیز نہیں فضل و کمال
ورنہ حاسد تری خاطر سے میں یہ بھی کرلوں

اے نکیریں قیامت ہی پہ رکھو پرسّش
میں زرا عمر گزشتہ کی تلافی کرلوں

کچھ تو ہو چارہ غم بات تو یکشو ہوجائے
تم خفا ہو تو اجل ہی کو میں راضی کرلوں

اور پھر کس کو پسند آئے گا ویرانہ دل
غم سے مانا بھی کہ اس گھر کو میں خالی کردوں

http://www.hallagulla.com/urdu/

جور گردون سے جو مرنے کی بھی فرصت مل جائے
امتحان دم جاں پرور عیسیٰ کرلوں

دل ہی ملتا نہیں سفلوں سے وگرنہ شبلی!
خوب گزرے فلک دوں سے جو یاری کرلوں

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

☆

کچھ اکیلی نہیں میری قسمت
غم کو بھی ساتھ لگالائی ہے

منتظر دیر سے تھے تم میرے
اب جو تشریف صبا لائی ہے

نکہتِ زلف غبار رہ دوست
آخر س کوچہ سے کیا لائی ہے

موت بھی روٹھ گئی تھی مجھ سے
یہ شبِ ہجر منا لائی ہے

مجھ کو لے جاکے مری آنکھ وہاں
اک تماشا سا دیکھا لائی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

آہ کو سوئے اثر بھیجا تھا
واں. سے کیا جانئے کیا لائی ہے

شبلی زار سے کہ دے کو یہ
مژدۂ وصل صبا لائی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

☆

ناتواں عشق نے آخر کیا ایسا ہم کو
غم اٹھانے کا بھی باقی نہیں یارا ہم کو

دردِ فرقت سے ترے ضعف ہے ایسا ہم کو
خواب میں بھی ترے دشوار ہے آنا ہم کو

جوش وحشت میں ہو کیا ہم کو بھلا فکر لباس
بس کفایت ہے جنوں دامنِ صحرا ہم کو

رہبری کی دہن یار کی جانب خط نے
خضر نے چشمہ حیواں یہ دکھایا ہم کو

دل گرا اس کے زنخداں میں فریب خط سے
چاہ خس پوش تھا اے وائے نہ سوجھا ہم کو

http://www.hallagulla.com/urdu/

واہ کا ہیدگی جسم بھی کیا کام آئی
بزم میں تھی پہ رقیبوں نے نہ دیکھا ہم کو

قالب جسم میں جاں آگئی گو یار شبلی
معجزہ فکر نے اپنی یہ دکھایا ہم کو

www.HallaGulla.com

http://www.hallagulla.com/urdu/

Virtual Home
for Real People

☆

یار کو رغبتِ اغیار نہ ہونے پائے
گل تر کو ہوس خانہ نہ ہونے پائے

اس میں در پردہ وہ سمجھتے ہیں وہ اپنا ہی گلہ
شکوۂ چرغ بھی زنہار نہ ہونے پائے

فتنہ حشر جو آنا تو دبے پاؤں ذرا
بخت خفتہ مرا بیدار نہ ہونے پائے

ہائے دل کھول کے کچھ نہ کرسکے سوز دروں
آبلے ہم سخن خار نہ ہونے پائے

چپکے وہ آتے ہیں گلگشت کو اے بادصبا
سبزۂ باغ بھی بیدار نہ ہونے پائے

http://www.hallagulla.com/urdu/

پھر کہیں جوش میں آجائیں نہ یہ دیدہ تر
سامنے ابر گھر باز نہ ہونے پائے

باغ کی سیر کو جاتے ہو پر یاد رہے
سبزہ بیگانہ ہے وہ چار نہ ہونے پائے

جمع کرلیجئے غمزوں کو مگر خوبی بزم!
بس وہیں تک ہے کہ بازار نہ ہونے پائے

آپ جاتے تو ہیں اس بزم میں لیکن شبلی
حال دل دیکھیے اظہار نہ ہونے پائے

http://www.hallagulla.com/urdu/

متفرّقات

ایک شہر میں کہ پایۂ تخت قدیم ہے
پچھلے پہر سے آج عجب شور و شین ہے

دیوار و در سے تہنیت فتح ہے بلند
غل ہے کہ آج عیش ہے راحت ہی چین ہے

پرچم ہیں، بیرقین ہیں، علم ہیں، نشان ہیں
گویا کہ وقت برہمی مشرقین ہے

مسند نشین ہے تخت حکومت پہ جلوہ گر
دربار ہے کہ جلوہ گہِ زیب و زین ہے

ہیں بے حجاب پروگیان حریم قدس
جن کی زباں پہ شور ہے نوحہ ہے بین ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

تاکید ان سے ہے کہ ادب سے کھڑی رہیں
یعنی کہ احترام شہی فرض عین ہے

بکھر جاتا ہے شیرازہ اوراق اسلامی
چلیں گی تندباد کفر کی یہ آندھیاں کب تک

حریفوں کو گلہ ہے آسماں سے خشک سالی کا
ہم اپنے خون سے سینچیں گے ان کی کھیتیاں کب تک

جو ہجرت کرکے بھی جائیں تواب شبلی کہاں جائیں
کہ اب امن و امان شام و بخد و قیرداں کب تک

http://www.hallagulla.com/urdu/

نوجوانوں سے خطاب

کئے تھے ہم نے بھی کچھ کام جو کچھ ہم سے بن آئے
یہ قصّہ جب کا ہے باقی تھا جب عہدِ شباب اپنا

اور اب تو سچ یہ ہے کہ جو کچھ امیدیں ہیں وہ ہیں تم سے
جواں ہو تم لب بام آچکا ہے آفتاب اپنا

http://www.hallagulla.com/urdu/

بحوالہ رقعہ اکبرالہ آبادی

آج دعوت میں نہ آنے کا مجھے بھی ہے ملال
لیکن اسباب کچھ ایسے ہیں کہ مجبور ہوں میں

آپ کے لطف و کرم کا مجھے انکار نہیں
حلقہ در گوش ہوں ممنون ہوں مشکور ہوں میں

لیکن اب میں وہ نہیں ہوں کہ پڑا پھرتا تھا
اب تو اللہ کے فضل سے تیمور ہوں میں

دل کے بہلانے کی باتین ہیں یہ شبلی ورنہ
جیتے جی مردہ ہوں مرحوم ہوں مغفور ہوں میں

http://www.hallagulla.com/urdu/

سیرۃ نبوی ﷺ

مصارف کی طرف سے مطمئن ہوں میں بہر صورت
کہ ابر فیض سلطان جہاں بیگم زر افشاں ہے

رہی تالیف و تنقید روائت ہائے تاریخی
تو اس کے واسطے حاضر مرا دل ہے مریجاں ہے

غرض دو ہاتھ ہیں اس کام کے انجام میں شامل
کہ جس میں ایک فقیر بنیوا ہے ایک سلطاں ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

نالۂ شبلی

بروفات برادر خورد مولوی محمد اسحٰق وکیل

وہ بھی تھا ایک دن کہ یہ وحشت سرائے دل
ایک محشر نشاط و وفور سرور تھا

رنگینیٔ خیال سے لبریز تھا دماغ
جو شعر تھا چراغ شبستان حور تھا

سینہ میں تھا چمن کدہ صدا مید نو
آنکھوں میں کیف بادۂ نازو غرور تھا

اک ایک برگ تھا ورق نو بہار حُسن
ذرّوں کے رخ پہ صبح سعادت کا نور تھا

نظر آتا نہیں اب صبر کا پہلو مجھ کو
کام دیتے نہیں کچھ قوت بازو مجھ کو

http://www.hallagulla.com/urdu/

شہر ویرانہ نظر آتا ہے ہر سو مجھ کو
ہائے افسوس کہاں چھوڑ گیا تو مجھ کو

جب وہ گنجینۂ امید و تمّنا نہ رہا
ایک بیکار زمانہ مین رہا یا نہ رہا

انتقالِ پدر پیر بھی دیکھا میں نے
ماتم مادر دل گیر بھی دیکھا میں نے

صدمۂ رحلت ہمشیر بھی دیکھا میں نے
وہ برادر کو جواں میر بھی دیکھا میں نے

یہ نمائش کدہ باغ عزیزاں تو نہیں
میرا سینہ ہے الٰہی یہ چراغاں تو نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اک روز جرمنون نے کہا ازراہِ غرور
آساں نہیں ہے فتح تو دشوار بھی نہیں

برطانیہ کی فوج ہے دس لاکھ سے بھی کم
اس پر یہ لطف ہے کہ وہ تیار بھی نہیں

باقی رہا فرانس تو دندلم یزل
آئیں شناس شیوۂ پیکار بھی نہیں

میں نے کہا غلط ہے یہ ترا دعوائے غرور
دیوانہ تو نہیں ہے تو ہوشیار بھی نہیں

ہم لوگ اہلِ ہند ہیں جرمن سے دس گناہ
تجھ کو تمیز اندک و بسیار بھی نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

شہر آشوب اسلام

ریاست ہائے بلقان نے مل کر ایک ساتھ ترکی پر حملہ کیا تھا۔ اور اس سے ترکی کو جو نقصان اٹھانا پڑا اس پر تمام دنیائے اسلام نے خون کے آنسو بہائے تھے۔ ان ہی اشک فشانیوں کے چند قطرات یہ ہیں۔

حکومت پر زوال آیا تو پھر نام و نشان کب تک
چراغِ کشتۂ محفل سے اٹھے گا دھواں کب تک

قبائے سلطنت کے گر فلک نے کردیئے پُرزے
فضائے آسمانی میں اڑیں گی دھجّیاں کب تک

مراکش جا چکا، فارس گیا اب دیکھنا یہ ہے
کہ جیتا ہے یہ ٹرکی کا مریضِ سخت جاں کب تک

یہ سیلابِ بلا بلقان سے جو بڑھتا آتا ہے
اسے روکے گا مظلوموں کی آہوں کا دھواں کب تک

http://www.hallagulla.com/urdu/

یہ سب ہیں رقص بسمل کا تماشا دیکھنے والے
یہ سیر ان کو دکھائے گا شہید نیم جاں کب تک

یہ وہ ہیں نالۂ مظلوم کی لئے جن کو بھاتی ہے
یہ راگ ان کو سنائے گا یتیم ناتواں کب تک

کوئی پوچھے کہ اے تہذیب انسانی کے استادو
یہ ظلم آرائیاں تاکے یہ حشر انگیزیاں کب تک

یہ جوش انگیزی طوفان بیداد و بلاتا کے !
یہ لطف اندوزی ہنگامۂ آہ وفغاں کب تک

یہ مانا تم کو تلواروں کی تیزی آزمانی ہے
ہماری گردنوں پر ہوگا اس کا امتحاں کب تک

نگارستان خون کی سیر گر تم نے نہیں دیکھی !
تو ہم دکھلائیں تم کو زخم ہائے خوں چکاں کب تک

http://www.hallagulla.com/urdu/

یہ مانا گرمئ محفل کے ساماں چاہیں تم کو
دکھائیں ہم تمھیں ہنگامۂ آہ و فغاں کب تک

یہ مانا قصہ غم سے تمہارا جی بہلتا ہے
سنائیں تم اپنے دردِ دل کی داستاں کب تک

یہ مانا تم کو شکوہ ہے فلک سے خشک سالی کا
ہم اپنے خون سے سینچیں تمہاری کھیتیاں کب تک

عروسِ بخت کی خاطر تمہیں درکار ہے افشاں
ہمارے ذرہ ہائے خاک ہوں گے زر فشاں کب تک

کہاں تک لو گے ہم سے انتقام فتح ایوبی
دکھاؤ گے ہمیں جنگِ صلیبی کا سماں کب تک

سمجھ کر یہ کہ دھندلے سے نشاں زفتگاں ہم ہیں
مٹاؤ گے ہمارا اس طرح نام و نشاں کب تک

http://www.hallagulla.com/urdu/

خدارا تم یہ سمجھے بھی کہ یہ طیاریاں کیا ہیں
نہ سمجھے اب تو پھر ب سمجھو گے یہ چستیاں کب تک

پرستاران خاک و کعبہ دنیا سے اگر اٹھے
تو پھر یہ احترام سجدہ گاہ قدسیان کب تک

جو گونج اٹھے گا عالم شور ناموس کلیسا سے
تو پھر یہ نغمہ توحید و گلبانگ اذن کب تک

بکھتے جاتے ہین شیرازہ اوراق اسلامی
چلیں گی تند بادکفر کی یہ آندھیاں کب تک

کہین اُڑ کر نہ دامانِ حرم کو بھی یہ چھو آئے
غبار کفر کی یہ بے محا با شوخیاں کب تک

حرم کی سمت بھی صیدا فگنوں کی جب نگاہیں ہیں
تو پھر سمجھو کہ مرغان حرم کا آشیان کب تک

http://www.hallagulla.com/urdu/

جو ہجرت کرکے بھی اب جائیں تو شبلی اب کہاں جائیں
کہ اب امن وامان و شام و نجد و قیران کب تک

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

مثنوی صبح امید

اور اِک حال مازنگہ میتوان نمود
حرفے زحال خویش بہ سیحا نوشتہ ایم

کیا یاد نہیں ہمیں وہ ایّام ؟
جب قوم تھی مبتلا کے آلام

وہ قوم کہ جان تھی جہان کی
جو تاج تھی فرق آسمان کی

تھے جس پہ نثار فتح و اقبال
کسریٰ کو جو کر چکی تھی پامال

گُل کردیے تھے چراغ جس نے
قیصر کو دیے تھی داغ جس نے

http://www.hallagulla.com/urdu/

وہ نیزۂ خون فشاں کہ چل کر
ٹھیرا تھا فرانس کے جگر پر

روما کے دُھویں اوڑ دیے تھے
اٹلی کو کنویں جھنکا دیے تھے

با انیمہ جاہ و شوکت و فر
اقلیم ہنر بھی تھا مسخر

ہیئت مین بلند پایہ اوسکا
تھا فلسفہ سایہ اس کا

منطق میں ہوا جو گرم جولاں
تھامے تھے رکاب مصر و یوناں

میدانِ سخن جو رو برو تھا
فارس کی زباں پہ طرّقوا تھا

http://www.hallagulla.com/urdu/

جو فلسیانِ ہند و چین تھے
خرمن سے اسی کے خوشہ چین تھے

یہ قوم کہ تاجِ آسماں تھی
اب کوئی گھڑی کی مہماں تھی

تھے جان کے پڑ گئے جو لالے
ہر سانس پہ لیتی تھی سنبھالے

جس چشمے سے اک جہان تھا سیراب
وہ سوکھ کے ہو رہا تھا بے آب

پامال ہوا تھا بوستان کیا!
آئی تھی بہار پر خزاں کیا!

وہ ابر کہ چھا رہا تھا یکسر
وہ دن ہوئے کھل گیا برسکر

http://www.hallagulla.com/urdu/

پستی نے دبا لیا فلک کو
خورشید ترس گیا چمک کو

اب خضر کو گمراہی کا ڈر ہے
عیسیٰ کو تلاش چارہ گر ہے

جو ابر ابھی برس گیا ہے
اک بوند کو اب ترس گیا ہے

اسلام کی جان پر بنی ہے
دم توڑ رہا ہے جاں کنی ہے

ہر چند یہ ہوچکی تھی حالت
ہم تھے وہی مست خواب راحت

غفلت نے ڈبو دیا تھا ہم کو
تقلید نے کھو دیا تھا ہم کو

http://www.hallagulla.com/urdu/

مٹنے پہ جو تھا نشاں ہمارا
خواب اور ہوا گراں ہمارا

غفلت کے یہ چل رہے تھے جھونکے
گو صبح ہوئی پہ ہم نہ چونکے

کس نیند میں سوگئیں تھیں آنکھیں
بے کار سی ہوگئیں تھیں آنکھیں

اور اک و خرد سے برطرف تھا
دل یا کوئی پارۂ خزف تھا

بے کار تھا بے نظام تھا دل
پہلو میں برائے نام تھا دل

تھے ہوش و حواس سب معطل
سیدھی تھی غرض نہ ایک بھی کل

http://www.hallagulla.com/urdu/

تھی روز بروز حالت ابتر
بن بن کے بگڑ چلا مقدر

پیچھے ہٹنے لگی بڑھ کر
دریا یہ اوتر چلا تھا چڑھ کر

عزت نرہی نہ جا ثروت
افلاس کی بج چکی تھی نوبت

دولت سے ہاتھ دھو چکے تھے
ہم علم و ہنر بھی کھو چکے تھے

وہ فلسفۂ کہن ہمارا
گنجینۂ علم و فن ہمارا

وہ اوجِ کمال نکتہ دانی
یعنی وہ مسائلِ معانی

http://www.hallagulla.com/urdu/

منقول کی انتہائے تکمیل
آئین و اصول جرح و تعدیل

ترتیب گزارش دلائل
اس طرح کے اور بھی مسائل

اندوختہ سلف تھا جو کچھ
وہ لعل تھا یا خزف تھا جو کچھ

تھے ذرّۂ خاک یا ستارے
اب کچھ نہیں ہاتھ میں ہمارے

معقول کو فقہ کو ادب کو
ہم ہاتھ سے کھو چکے ہیں سب کو

بیہودہ فسانہائے پاریں
زلف و خط و خال کے مضامین

http://www.hallagulla.com/urdu/

وہ نوک مژہ کی نیزہ بازی
وہ ترک نگہ کی فتنہ سازی

یہ طرز خیال تھا ہمارا
یہ فن یہ کمال تھا ہمارا

جغرافیہ وجود سارا
ہر چند کہ ہم نے چھاں مارا

کی سیر بھی گرچہ بحر و بر کی
لیکن نہ خبر ملی کمر کی

نالوں کے دکھائے جب تماشے
گردون کے اوڑا دیے پرخچے

دریا ٹھرایا چشم تر کو
خون نابہ فشاں کہا جگر کو

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

چھیڑا رگ دل کو نیستر سے
نالوں کو لڑا دیا اثر سے

اس کوچہ تنگ و تارے ہم
اس پیچ سے۔ اس حصار سے ہم

کھسیا کیے گو ہزار چکّر
تا زیست نکل سکے نہ باہر

چرچا یا ذکر تھا۔ تو یہ تھا
جو لان گہ فکر تھا۔ تو یہ تھا

اپنی تو ہمیں نہ کچھ خبر تھی
اور دن کے عیوب پر نظر تھی

لڑ پڑتے تھے بات بات میں ہم
ڈوبے تھے تعصّبات میں ہم

http://www.hallagulla.com/urdu/

دکھلائی کمال دینداری
مومن کو بنادیا جو ناری

تکفیر۔ ہمارا ہی چلن تھا
زندیق۔ تو تکیۂ سخن تھا

دشمن کو نکر سکے موافق
مومن کو بنادیا منافق

گمراہ تو سینکڑوں بنائے
رستے پہ نہ ایک کوبھی لائے

خلقِ نبویؐ کی تھی یہ تصویر
آپس میں ہر ایک گرمِ تکفیر

تصنیف میں گالیوں کی بھر مار
تحریر کہ لعنتوں کا انبار

http://www.hallagulla.com/urdu/

برپا تھے وہ مسجدوں میں فتنے
دیکھے نہ سنے کبھی کسی نے

آپس مین نفاق کا یہ عالم
یہ اس سے خفا وہ اس سے برہم

اللہ رے یہ وفورِ غفلت؟
سمجھے تھے رواج کو شریعت

باطل پہ فدا۔ تو حق سے بیزار
تقلید پہ کس بلا کا اصرار

دیندار برائے نام تھے ہم
وابستہ رسمِ عام تھے ہم

تھے رسم و رواج پہ فدا سب
تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب

http://www.hallagulla.com/urdu/

سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہے
کس سمت زمانہ چل رہا ہے

تیر نگوں پر نہ کچھ نظر کی
یعنی کہ ہوا ہے اب کدھر کی

کیا پیش ہے؟ کیسی صورتیں ہیں؟
کیا وقت ہے؟ کیا ضرورتیں ہیں؟

رنگ و ردش سپہر کیا ہے
اب طرز خرام دہر کیا ہے؟

ہیں چرخ کی اب نئ ادائیں
چلنے لگی اور ہی ہوائیں

چھیڑے جو گئے نئے فسانے
نغمہ وہ رہا۔ نہ وہ ترانے

http://www.hallagulla.com/urdu/

پھونکا ہے فلک نے اور افسون
اب رنگ زمانہ ہے دگر گون

سیّارے ہیں اب نئی چمک کے
وہ ٹھاٹھ بدل گئے فلک کے

اب صورتِ ملک ودین نئی ہے
افلاک نئے زمین نئی ہے

سب بھول گئے ہیں ماسبق کو
گردون نے الٹ دیا ورق کو

تیور جو بدل گئے قضا کے
ڈہنگ اور ہیں چرخ فتنہ زار کے

مئے خانۂ اولین ہمارا
وہ جام وہ ساتگین ہمارا

http://www.hallagulla.com/urdu/

وہ لطف کے تزکرے وہ فرصت
وہ گرمی انجمن وہ صحبت

وہ سحر فسون گری زبان کی
وہ طرز وہ شوخیاں بیاں کی

وہ درج دُرِ سخن ہمارا
گنجینۂ علم و فن ہمارا

جو زینت ساز تھے ہمارے
جو مایۂ ناز تھے ہمارے

جس باغ کے برگ و ساز تھے ہم
یعنی کہ چمن طراز تھے ہم

جو دشت تھا سبزہ زار ہم سے
جس باغ پہ تھی بہار ہم سے

http://www.hallagulla.com/urdu/

جس بزم کے میگسار تھے ہم
جس ملک کے تاجدار تھے ہم

جھونکے جو چلے نئی ہوا کے
آغوش میں آگیا فنا کے

وہ بزم رہی نہ جام و ساغر
یکبار اُلٹ گیا وہ دفتر

دیکھی ہی روش تو پھر خرد مند
ہوتے گئے طرز نو کے پابند

گرنے بھی نہ پائے تھے کہ سنبھلے
بدلا جو زمانہ۔ وہ بھی بدلے

طرزِ و روشِ زمانۂ حال
جس ڈھنگ پہ ہے چلے وہی چال

http://www.hallagulla.com/urdu/

یاں اور جو قافلے رواں ہیں
سب باد صبا سے ہمعنان ہیں

لیکن نقشِ زمیں رہے ہم
بیٹھے تھے جہاں۔ وہیں رہے ہم

گر کر نہ کبھی اود بھر سکے ہم
بگڑے تو نہ پھر سنور سکے ہم

گو غیر اب اہل انجمن ہیں
ہم گرم فسانہ۔ کہن ہیں

اب تک ہیں بغفلت آرمیدہ
محو چمن خزان رسیدہ

ہر چند وہ بزم ہے نہ احباب
ہم دیکھ رہے ہیں پر وہی خواب

http://www.hallagulla.com/urdu/

گو لطمہ خورِ زمانہ ہین ہم
مخمورِ مئے شبانہ ہیں ہم

اس گنج گہر پہ ہم ہیں نازاں
جس کا کوئی جوہری نہیں یاں

قائم جو وہ انجمن نہیں ہے
اس نقد کا اب چین نہیں ہے

اب عیب ہیں سب ہمارے
ہیں پوتھ سے کم گہر ہمارے

ازبس کہ زلیل و خوار ہیں ہم
افسانۂ روزگار ہیں ہم

ہے اوج پہ بخت بد ہمارا
دیکھے کائی جزرو مد ہمارا

http://www.hallagulla.com/urdu/

کیا کوئی سنے فغاں ہماری
دل دوز ہے داستاں ہماری

ہم مایۂ عبرت جہاں ہیں
ہم تنگِ زمین و آسماں ہیں

ناچار ہیں خستہ حال ہیں ہم
عبرت کدہ زوال ہیں ہم

مٹنے پہ ہے اب نشاں ہمارا
گُم گشتہ ہے کارواں ہمارا

http://www.hallagulla.com/urdu/

کس نداند کہ منزل گہ کجا است این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ
اک سمت سے اک صدائے جان کاہ

اس شان سے تھی وہ آہ دلگیر
پہلو میں اثر بغل میں تاثیر

دل ہاتھ سے لینے میں بلا تھی
جادو تھی؟ فسوں تھی؟ جانے کیا تھی

ڈوبی ہمہ تن جو تھی اثر میں
نشتر سی اتر گئی جگر میں

جس سمت سے آئی تھی وہ آواز
وہ جلوہ نمائے سحر و اعجاز

http://www.hallagulla.com/urdu/

جنبش جو ہوئی رگِ اثر کو
دل تھام کے سب بڑھے ادھر کو

دیکھا تو وہاں بجا و تمکین
آیا نظر ایک پیر دیریں

صورت سے عیاں جلال شاہی
چہرے پہ فروغ صبحگاہی

وہ ریشِ دراز کی سپیدی
چھٹکی ہوئی چاندنی سحر کی

پیری سے کمر میں اِک ذرا خم
توقیر کی صورت مجسم

وہ ملک پہ جان دینے والا
وہ قوم کی ناؤ کھیلنے والا

http://www.hallagulla.com/urdu/

اٹھتے ہوئے جوش سے بروقت
ہے مرثیہ خواں قوم و ملّت

نالاں ہے کہ اب سے بھی تو جاگو!
اے خواب گراں کے سونے والو!

آخر کب تک یہ خوابِ غفلت
الٹو تو ذرا نقابِ غفلت

تا چندر ہوگے مست و سرشار
اٹھو! کہ سحر ہوئی نمودار

سوچو تو ذرا! کہ حال کیا ہے
کس خواب میں ہو؟ خیال کیا ہے؟

غفلت میں جو شب بسر ہوئی ہے
لو اب اٹھو؟ سحر ہوئی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

کچھ تم کو خبر ہے یا نہیں ہے؟
کچھ دل پہ اثر ہے یا نہیں ہے

اغیار کے طنز کو بھی سن کر
لگتے نہیں کیا جگر پہ نشتر

دیکھو تو زرا یہ حالت زار
کیوں قید بلا میں ہو گرفتار؟

ہوکر درہِ صف پسیں کیوں؟
اس بزم مین خوار ہو تمہین کیوں؟

کیوں تیر ستم کے ہو نشانہ؟
بگڑ ہے تمہین سے کیاں زمانہ

کس نے تمہیں اوج سے اتارا؟
اقبال نے کیون کیا کنارا؟

http://www.hallagulla.com/urdu/

کیوں بار ہو تم دلِ زمیں پر
کیوں برق بلا گری تمہیں پر؟

کس پیچ میں رہ گئے ہو پھنس کر؟
کیا ہے کہ اجڑ گئے ہو بس کر؟

افلاس میں تم جو ہو گرفتار
بیٹھے ہو جو نقش پاسے بے کار

شکوے ہیں جو بے زری کے تم کو
لالے ہیں جو نوکری کے تم کو

حرفت کو جو کر کے ہو گارت
برباد جو ہوچکی تجارت

ہر علم و ہنر سے بے خبر ہو
وسعت جو نہیں خیال میں کچھ

http://www.hallagulla.com/urdu/
www.HallaGulla.com
Virtual Home for Real People

افعال جو سخت مبتزل ہیں
تدبیر کے وسعت و پاجوشل ہیں

رونا ہے تمھیں اب آج جن کا
خود کردہ ہیں کیا علاج ان کا

غفلت میں جو خوب سوچکے ہو
ہونا جو نہ تھا وہ ہو چکے ہو

دنیا کے نہ کام کے نہ دین کے
افسوس! رہے نہ تم کہیں کے

نکبت کی گھٹا ہے سر پہ چھائی
افلاس کی ہر طرف دہائی

ابعیش نصیب ہے نہ آرام

http://www.hallagulla.com/urdu/

گھر گھر میں مچا ہوا ہے کہرام

برباد پڑے ہیں کارخانے
نکبت نے مٹا دیے گھرانے

رونق کا اثر نہ عیش کی بو
اک خاک سی اُڑ رہی ہے ہر سو

امید کے دن کی ہوچکی شام
خورشید اب آگیا لبِ بام

اب وقتِ اخیر ہے خبر لو!
جو کچھ بھی کرنا ہے اب بھی کرلو !

تادیر وہ قوم کا فدائی
وہ خضر طریق رہنمائی

اٹھتے ہوئے جوشدل سے پیہم
عبرت کا دکھا رہا تھا عالم

افسانۂ غم سنا کے ٹھہرا
سوتوں کو جگا جگا کے ٹھہرا

جادو کی بھری ہوئی وہ تقریر
ہونٹوں سے ٹپک رہی تھی تاثیر
ترغیب کے ساتھ ساتھ تہدید
کچھ یاس تو کچھ نویدِ امید

کچھ لطف بھی تھا عتاب کے ساتھ
تھا زہر پہ قند ناب کے ساتھ

باتوں مین اثر تھا کس بلا کا؟
اک بار جو رُخ پھرا ہوا کا؟

http://www.hallagulla.com/urdu/

امید کی بڑھ گئی تگ وتاز
اونچی ہوئی حوصلوں کی پرواز

خواہش کے بدل گئے ارادے
ہمت نے قدم بڑھائے آگے

وہ دوڑ چلے جو پاگل تھے
آندھی ہوئے جو فسردہ دل تھے

جو تھا وہ عیب جوش میں تھا
مخمور بھی ابتو ہوش میں تھا

اب ملک کے ڈھنگ تھے نرالے
اخبار کہیں کہیں رسالے

تعلیم کے جابجا وہ جلسے
گھر گھر میں ترقیوں کے چرچے

http://www.hallagulla.com/urdu/

بیتاب ہر اک جز و گُل تھا
ہر بار بڑھے چلو کا غُل تھا

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

نوامیدی از وصال تو طاقت گداز بود

صد جا گرہ زدیم امیدِ بریدہ را

اسلام کی حالت زبوں کا!

آنکھوں میں جو پھر گیا تھا نقشہ

تھا صبر و شکیب کا نہ یارا

غیرت نے دلوں کو پھر ابھارا

تدبیر مرض کی جستجو تھی

ہر بزم میں اب یہ گفتگو تھی

یعنی روشِ علاج کیا ہو؟

بیمار کو کس طرح شفا ہو؟

کیا ہو کہ ابھرے چلیں ذرا ہم؟

اس قیدبلا سے ہوں رہا ہم

http://www.hallagulla.com/urdu/

یہ پھانس چبھی ہوئی نکل جائے
بیمار جل ذرا سنبھل جائے

وابستہ غم کی جان بری ہو
سوکھی ہوئی شاخ پھر ہری ہو

یہ قوم کی بیکسی تو جائے
یعنی یہ مریض جی تو جائے

تھی بس کہ ہر ایک کو یہی فکر
برسوں یہی بحث تھی یہی ذکر

رہ بزم میں تزکرہ یہی تھا
ہر شخص کا مشغلہ یہی تھا

دانشِ طالبانِ نکتہ داں نے
عیسیٰ نفسانِ خوش بیاں نے

http://www.hallagulla.com/urdu/

ثرتیت دیے بکاوش وکد
بتیس رسالہائے مفرد

لکھے بد دلائل و برا ہیں
اس بحث پہ مختلف مضامین

وہ نکتہ در حقیقت آگاہ
یعنی مہدی علی زیجاہ!

سیّد اشرف علی ممتاز
مشتاق حسین نکتہ پرواز

ان کے قلم گُہر فشان نے
آئین گزارش بیاں نے

آساں کردی ہر ایک مشکل
ناطے شدہ رہ گئی نہ منزل

http://www.hallagulla.com/urdu/

جو بحث تھی دل نشیں کی تھی
ہر بات کی چھان بیں کی تھی

اسلام کا وہ عروجِ شاہی
وہ اوج وہ شانِ کجکلاہی

ایوان علوم کی وہ تزئیں
تحصیل کمال کے وہ آئیں

تکمیلِ فنون میں تو گُسل
اک بار پھر اُن کا وہ تنزل

اس طرح غرض کہ جزرومد کا
کھنچتا تھا وہ ٹھیک ٹھیک نقشہ

تصویر سی پھر گئی نظر میں
جان آ گئی قالب اثر میں

http://www.hallagulla.com/urdu/

اسباب و علل سے بحث کی پھر
یعنی کہ یہ انقلاب نادر

کس بات سے ہے؟ سبب ہوا کیا
وہ باعثِ اوج اب ہوا کیا؟

پھر اصلِ سخن پہ کی جو تقریر
یعنی روشِ علاج و تدبیر!

تحقیق کے طے کیے مراحل
وا کر دیئے عقد ہائے مشکل

تدبیر کی صورتیں بتائیں
جو جو تھیں ضرورتیں بتائیں

القصہ یہ بات تھی تسلیم
یعنی کہ علوم نو کی تعلیم

http://www.hallagulla.com/urdu/

تدبیر شفا جو ہے۔تو یہ ہے
اس دکھ کی دوا ہے۔ تو یہ ہے

سہتے ہیں جو یوں غم و تعب ہم
تدبیر یہی ہے بس کہ اب ہم

تقویم کہن سے ہاتھ اٹھائیں
تہذیب کے دائرے میں آئیں

سیکھیں وہ مطالبِ نو آئیں
یورپ میں جو ہورہے ہیں تلقین

تہذیب کے وہ اصول نایاب
وہ طرز معاشرت کے آداب

وہ گنج گراں دانش و فن
وہ فلسفہ جدید بیکن!

http://www.hallagulla.com/urdu/

کپلر کی وہ نکتہ آفرینی
نیوٹن کے مسائل یقینی

اس فیض سے بھی ہم بھی بہرہ ور ہوں
ہم بھی اسی کان کے گہر ہوں

جوہر جو کمال کے دکھائیں
اس بزم میں ہم بھی بار پائیں

ہمت کے کھلیں جو بال پرواز
اس اوج میں ہم بھی ہوں عنان تاز

گو صعب نہیں ہیں یہ مراحل
ہم کو ہے مگر یہ تازہ مشکل

قائم ہیں جو آج درس گاہیں
جن پر ہیں اٹھی ہوئی نگاہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

سرکار سے ہے قیام جن کو
حاصل ہے قبول عام جن کو

اوروں کی اگرچہ رہنما ہیں
اُن کے لئے نسخۂ شفا ہیں

جس غم سے مگر تباہ ہیں ہم
اس زخم کے یہ نہیں ہیں مرہم

اس درد کی یہ دوا نہیں ہیں
ناخن پہ گرہ کشا نہیں ہیں

پیا سے نہیں ہم اس ابرو یم کے
درمان یہ نہیں ہمارے غم کے

اپنے تو یہ چارہ گر نہیں ہیں
ہر چند کہ ہیں مگر نہیں ہیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

تعلیم ہی صرف ہو جو مقصود
کافی ہے یہ جس قدر ہے موجود

اوبا کے ہیں مگر جو آثار
ہم ایک ہین اور ہزاروں آزار

ذلّت سے بھری ہر ایک خو ہے
اخلاق میں سفلہ پن کی بو ہے

آئین معاشرت میں بھی ہم
محتاج ہیں تربیت کے اس دم

تہذیب خیال بھی ہے درکار
تحصیل کمال بھی ہے درکار

مقصود ہے دولت یقین بھی
تعلیم اصولِ شرع و دین بھی

http://www.hallagulla.com/urdu/

تکمیلِ طریق پاک بازی
ترویج شریعت مجازی

درسِ لُغت عرب کم و بیش
اتنی جسے مشکلیں ہوں در پیش

پھر غیر سے کیا ہو چارہ جوئی؟
کس کس کا کرے علاج کائی؟

تدبیر یہ ہے کہ اب سنبھل کر
ہم آپ کھڑے ہوں اپنی بل پر

وابستہ غیر تھے اگر ہم
اب آپ ہوں اپنے چارہ گر ہم

اس دشت کو طے کریں سراسر
ہم آپ دلیل راہ بن کر

http://www.hallagulla.com/urdu/

قائم ہو با اتفاق باہم!
اِک مدرستہ العلوم اعظم

جو قوم کا مامن و مقر ہو
درمان ہو۔ طبیب چارہ گر ہو

وہ کعبۂ آرزو ہمارا
ہر غم میں ہو چارہ گر ہمارا

آئین و اصولِ فن بتائے
آدابِ معاشرت سکھائے

وہ درس گہ خجستہ انجام
ہو پشت و پناہ قوم اسلام

ہر عقدۂ آرزو کرے وا
مرکز ہو ہماری حاجتوں کا

http://www.hallagulla.com/urdu/

سامانِ روائیے غرض ہو
یعنی کہ دو اے ہر مرض ہو

درمان ہو مریضِ خستہ جاں کا
مرہم ہو جراحت نہاں کا!

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

مشاطرا بگو کہ براسباب حُسن یار
چیزفزون کند کہ تماشا بمارسید

والا گُہران قوم نے اب
اک مجلس تازہ کی مرتب

دیباچۂ نامۂ سعادت
یعنی وہ خزینۃ البضاعت

رائیں ہوئیں متفق جو سب کی
اب قوم سے یاوری طلب کی

وہ کشتۂ قوم۔ وہ فدائی
اُٹھا لیے کا سئہ گدائی

ایک ایک سے عرض حال کرتا
در در وہ پھرا سوال کرتا

http://www.hallagulla.com/urdu/

ہر بزم اور ہر انجمن میں پہونچا
ہر باغ میں ہر چمن میں پہونچا

کاوش سے غرض تھی کچھ نہ کد سے
ملتا تھا ہر ایک نیک و بد سے

مردانِ خدا پرست سے بھی
زندانِ سیاہ مست سے بھی

ہر زاہد و بادہ خوار سے بھی
ملتا تھا وہ گُل سے خار سے بھی

ٹھہرا جو یہ گرم سیر ہوکر
کعبے بھی گیا وہ دیر ہوکر

مطلب تھا جو خوب و زشت سے بھی
گزرا حرم و کنشت سے بھی

http://www.hallagulla.com/urdu/

پستی سے ملا فلک کی صورت
ذرّوں میں رہا چمک کی صورت

صوفی عالم رشید و گمراہ
والا گہران صاحب جاہ

دانش طالبانِ نکتہ اندوز
کم حوصلہ گانِ حیلہ آموز

مطلب کا ہر اک سے تھا طلب گاہ
ہر خوان سے تھا وہ زلہ بردار

گزارہ وہ ہر ایک رہ گزر پر
دی اس نے صدا ہر ایک در پر

کس بزم میں یہ فغان نہ پہونچی؟
آہ اسکی کہاں کہاں نہ پہونچی؟

http://www.hallagulla.com/urdu/

ہر ایک کو یہ ماجرا سنایا
ہر بزم میں اپنا راگ گایا

نالے کیئے داغِ دل دکھا کر
رویا کبھی حالِ غم سنا کر

کیا کیا نہ مصیبتیں اٹھائیں؟
ہر طرح کی ذلّتیں اُٹھائیں

ناکام رہا صدائیں دے کر
دشنام سنی دعائیں دے کر

حنظل پائے شکر کے بدلے
سنگ اس کو ملے گُہر کے بدلے

لعل اس نے دیے۔ شرار پائے!
گل نزر کیئے۔ تو خار پائے!

http://www.hallagulla.com/urdu/

کیا تلخ ملے جواب اس کو
کیا کیا نہ دیے خطاب اس کو

برگشتہ کہا کسی نے ویں سے
لعنت کا صلہ ملا کہیں سے

خود قوم کو ہوگئی تھی یہ کد
زندیق کہا ۔ کسی نے مرتد

چرچے تھے یہی زغرب تا شرق
وہ اپنی ہی دھن میں تھا مگر عرق

گوناوک ظلم کا ہدف تھا!
وہ شیفتہ پھر بھی سر بکف تھا!

منظور جو قوم کا تھا اعزاز
ذلّت پہ بھی اپنی تھا اسے ناز

http://www.hallagulla.com/urdu/

وشنام کو وہ دعا ہی سمجھا!
وہ درد کو بھی دوا ہی سمجھا!

جو راو سنے سہے کرم کے بدلے
لطف اس نے کئے ستم کے بدلے

ہر چند یہ مشکلیں تھیں در پیش
گو غیر تھے سب یگانہ خویش

دل کو نہ رہا تھا آسرا بھی
یاروں میں وفا نہ تھی ذرا بھی

بیگانہ عزیز وخویش ٹھہرا
سمجھا جسے نوش نیش ٹھہرا

یہ زحمتیں گو تھیں ساتھ اس کے
پُر زور تھے جو ہاتھ اس کے

http://www.hallagulla.com/urdu/

آگے وہ بڑھا۔ ہٹا کے سب کو
طے کر لیا جادۂ طلب کو

آئے تھے جو سنگ راہ بن کر
سب اڑ گئے برگ کاہ بن کر

ناکام رہے وہ جن کو تھی لاگ
خاشاک سے دب سکی نہ پہ آگ

کی خس نے اگرچہ لاکھ تدبیر
صر صر کا نہ سکا عنان گیر

آتش پہ ٹھہر سکا نہ سیماب
خاشاک سے رُک سکا نہ سیلاب

باطل کو حق نے کردیا پست
اب نیست نے پائی صورت ہست

http://www.hallagulla.com/urdu/

آہوں نے دکھائی اس کی تاثیر
کام آئے وہ نالہائے شب گیر

پُر درد جو اس کی داستاں تھی
لبریز اثر جو وہ فغاں تھی

ٹھنڈے ہوئے تھے جو گرم خو تھی
دل تھام کے رہ گئے عدو بھی

ہمت تھی جو شمع راہ اس کی
خالی نہ گئی وہ آہ اس کی

ہونی تھی کہ قوم کے پھریں دن
نالے نہ رہے اثر کیے بن

آمادہ ہوئے برائے امداد
عالی منشان صاحب داد!

http://www.hallagulla.com/urdu/

وہ اوج فزائے شوکت و جاہ
سرکار نظام خلد اللہ

وہ مستند عدالت و داد!
یعنی وہ رئیس مصطفٰے آباد

وہ صاحب سیرتِ رضیّہ
دستور کبیر آصفیہ

تھے ملک میں اور بھی جو ذیجاہ
اسلام کے یارور ہوا خواہ

فیاضیوں کے دکھائے آثار
یا ابرِ کرم ہوا گُہر بار

امید نے بھی بر غم دشمن
بھر بھر لیے اپنے جیب و دامن

http://www.hallagulla.com/urdu/
www.HallaGulla.com Virtual Home for Real People

واں بحرِ کرم کو آگیا جوش
یاں مطلب و آرزو تھی ہمدوش

پیدا جو ہوا خیال غیرت
یہ تھا اثر کمال غیرت

اس جوش میں بھر گئے بدو نیک
تھا چور اسی نشے میں ہر ایک

ناوار تھا یا کہ اہل زر تھا
ہر اک کو یہ مطمح نظر تھا

روشن ہو یہ شمع راہِ حاجت
تعمیر ہو قبلہ گاہ حاجت

آخر بہزار جاہ و اجلال
طالع ہوا آفتاب اقبال

http://www.hallagulla.com/urdu/

روشن ہوئی بزم گاہ امید
نکلا افق شرف سے خورشید

قائم ہوا یادگارِ ایّام!
وہ مدرستہ العلوم اسلام

افتاح کی تھی ج دل رہا رسم
کس شان سے یہ ہوئی ادا رسم

مجمع تھا جو اہلِ علم و فن کا
کچھ ڈھنگ نیا تھا انجمن کا

کس شوق سے تھے شریک صحبت
عالی منشان قوم و ملت

جن کو یہ دھن لگی تھی جی سے
پھولے نہ سماتے تھے خوشی سے

http://www.hallagulla.com/urdu/

تھا لارڈ لئن جو صدر محفل
فرزانہ و ہوش مند دعا قل

بنیاد کے سنگ اوّلین کو
رکھا تو کہا کہ اے عزیزو!

گو سرور انجمن ہے یورپ
سر چشمۂ علم و فن ہے یورپ

باانیہمہ جاہ و شوکت و فر
ہے اہل عرب کا سایہ پرور

سیکھے ہیں اصول فن انہیں سے
لی ہے روشن سخن انہیں سے

ہوں آج جو میں شریکِ محضر
رکھتا ہوں جو اس بنا کا پتھر

http://www.hallagulla.com/urdu/

مقصود ہے یہ چاہتا ہوں
اس حق سے کسی قرار ہوں

خالق سے دعا ہے اب کہ جاوید
روشن رہے یہ چراغ امید

ذرّہ ہے تو مہر آسمان ہو!
قطرہ ہے تو بحرِ بیکران ہو!

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

زشرح قصہ مارفتہ خواب ازچشم خاصان را
شب آخر گشتہ وافسانہ ازافسانہ میخیزو

یہ حاصل نالہائے شب گیر
یہ قوم کی آرزو کی تصویر

یہ حاصل نالہائے شب گیر
یہ قوم کی آرزو کی تصویر

یہ اوج وہ خیالِ امید
یہ قوم کا نونہالِ امید

صد شکر کے آج بارور ہے
جو شاخ ہے اسکی پر ثمر ہے

لایا ہے وہ برگ و بار کیسا!
اعدا کو ہے خار خار کیسا!

www.HallaGulla.com
http://www.hallagulla.com/urdu/
Virtual Home for Real People

بخت اس کا جو آج اوج پر ہے
ہر لحظہ بررونق و گر ہے

یہ اس کی ترقیوں کا ہے طور
کل اور تھا آج ہو گیا اور

پہلے سے بہ آب و تاب ہے آج
کل شمع تھا۔ آفتاب ہے آج

اس چشمۂ فیض سے ہے سیراب
بنگال سے تا حدودِ پنجاب

دانشِ طالبانِ قوم اکثر
ہیں جمع ہر جگہ سے آکر

کس نخل کے یاں ثمر نہیں ہیں؟
کس کان کے یاں گُہر نہیں ہیں؟

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس باغ میں کوئی آ کے دیکھے
اسلام کے ہونہار پودے

ہر چند یہ اوج ہے! یہ شان ہے
وہ بات مگر ابھی کہاں ہے؟

سامان جو اتنے کچھ بہم ہیں
ہر چند بہت ہیں پھر بھی کم ہیں

جس دشت میں فکر ہے عنان تاز
جس اوج پہ ہے ہوس کی پرواز

جو پیش نہاد آرزو ہے
جس سمت عنان جستجو ہے

جس کے لئے ناصبور ہیں ہم
اس حد سے ہنوز دور ہیں ہم

http://www.hallagulla.com/urdu/

ناطے شدہ منزل طلب ہے
امید ہنوز تشنہ لب ہے

باقی ہیں بہت سے کام اب تک
تعمیر ہے ناتمام اب تک

آتا ہے جو یہاں کوئی ممتاز
سنتا ہے یہ بام و در سے آواز

اے قوم کہاں ہے تو کدھر ہے
کیوں حال سے میرے بے خبر ہے

تو اور میری خبر نہ لے۔ قوم!
کس نیند میں سوگئی ہے؟ اے قوم!

جو لاگ دکھا چکے ہیں ہمت
ان سے تو نہیں ہے کچھ شکایت

http://www.hallagulla.com/urdu/

افسوس تو ان پہ ہے کہ اب بھی
ہیں گُم شدۂ رہِ ترقی !

جلوے جو دکھا رہا ہے ادبار
اوہام غلط میں ہیں گرفتار

اب تک بھی جو برسرِ کجی ہیں
گو اپنے ہیں پھر بھی اجنبی ہیں

سچ یہ ہے کہ جب ضد آپڑی ہے
پھر قوم کی ان کو کیا پڑی ہے!

گو قوم شکستہ حال ہو جائے
برباد ہو پائمال ہوجائے

افلاس میں ٹھوکریں بھی کھائے
اغیار کے ناز بھی اٹھائے

http://www.hallagulla.com/urdu/

پوچھے کائی بد نہ نیک اس کو
ٹھکرا کے چلے ہر ایک اس کو

سہنے ہیں پڑے اسے شب و روز
اغیار کے طعنے ہائے دل دوز

یاور نہ کوئی نہ چارہ گر ہو
ہے خوار تو اور خوار تر ہو

ہر ایک کے دل پہ بار ہو کر
مٹ جائے زلیل و خوار ہوکر

یہ سب ہو پر ان کی ضد نہ جائے
حق بات کبھی نہ دل میں آئے

گو قوم پہ لاکھ آفتیں آئیں
ممکن ہے کہ یہ زرا بدلے جائیں

http://www.hallagulla.com/urdu/

جاتے نہیں وہم باطل ان کے
پتھر بنائے ہیں دل ان کے

اتنے جو نہ کج خیال ہوتے
کیوں آج شکستہ حال ہوتے

سیّد سے اگر ہے بغض لل للہ
وہ خادم قوم اگر ہے گمراہ

کچھ آپ ہی انتظام کرتے
اسلام کو نیک نام کرتے

باتیں نہ لفظ بنا کے رہتے
جو منہ سے کہا دکھا کے رہتے

اسلام کی دوستی تو یہ تھی
الفت کی دلیل تھی تو یہ تھی

http://www.hallagulla.com/urdu/

یہ وقت جو آپڑے مشکل
ہے پردہ کُشائے حق و باطل

اک عرضہ گہ قبول ورد ہے
معیار تمیز نیک و بد ہے

یاں حال کھلے گا این و آن کا
دنگل ہے وفا کے امتحان کا

اے مدعیان حُب اسلام
حجروں میں تو اب کرو نہ آرام

دعوے ہیں تو کچھ ہنر دکھاؤ
ہمت کے قدم ذرا بڑھاؤ

دیکھو رہِ جستجو یہی ہے
میدان یہی ہے! گو یہی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

انداز عرب اگر ہے خو میں
باقی ہے وہ جوش اگر لہو میں

موقع ہے یہی ہنر دکھاؤ!
جو کہتے تھے آج کردکھاؤ!

کردو جو گزشتہ کی تلافی
ثابت ہو زمانے پر کہ اب بھی

گو دورِ فلک ہوا دگر گوں
پھر بھی تو رگوں میں ہے وہی خون

اسلاف کے وہ اثر ہیں اب بھی
اس راکھ میں کچھ شرر ہیں اب بھی

اس حال میں بھی روش وہی ہے
دن ڈھل بھی گیا تپش وہی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس جام میں ہے شراب باقی
اب تک ہے گُہر میں آب باقی

گو خوار ہین طرز و خود ہی ہے
مرجھا گئے پھول بو وہی ہے

http://www.hallagulla.com/urdu/

رہنما سامنے ہے نقشِ قدم شبلی کا

آج ہر سمت والم میں الم شبلی کا
رنج شبلی کا قلق شبلی کا

اب زمانے میں نہیں کوئی مورخ ایسا
مغتنم تھا بخدا قوم میں دم شبلی کا

پاشکستہ تھا مگر ولم کے ہر میدان میں
آکے پڑنے سے نہ رکتا تھا قدم شبلی کا

تادمِ مرگ تصانیف میں مصروف رہا
نہ چھُٹتا ہاتھ سے شبلی کے قلم شبلی کا

خبر مرگ سے دل ہوگیا ٹکڑے ٹکڑے
بے طرح آکے پھٹا قوم مین بم شبلی کا

http://www.hallagulla.com/urdu/

داغ فرقت نہ مٹائے سے مٹے گا ہرگز
کشورِ دل میں چلے گا یہ ورم شبلی کا

قوم کو علم کی دولت سے کیا مالا مال
اُٹھ گیا تھا جو زرا دست کرم شبلی کا

جھک کے چلتا تھا تواضع کے سبب سے کل تک
دم کے ساتھ آج گیا آہ وہ خم شبلی کا

اس کے اک کاغذ تاریخ میں ہیں لاکھوں جام
سامنا کر نہیں سکتا کبھی جم شبلی کا

ذکر تاریخ میں اس کا سایہ ہے تاریخ نویس
جم میں بڑھ چڑھ کے ہے اجلال و حشم شبلی کا

رتبہ کس طرح سے اعظم نہ ہوا اعظم گڑھ میں
جب ہوا خوبی قسمت سے جنم شبلی کا

http://www.hallagulla.com/urdu/

اس کی تصنیف کا بیٹھا ہے جہاں میں سکّہ
مدح گستر ہے عرب اور عجم شبلی کا

آج تک گزرے ہیں دنیا میں مورخ جتنے
مرتبہ ان میں کسی سے نہیں کم شبلی کا

نظر آتا نہیں تاریخ کا مرد میدان
کون پورا کرے اب کار اہم شبلی کا

قوم میں کوئی نہیں اس کا اٹھانے والا
رہ گیا بس یونہی قرطاس و قلم شبلی کا

قوم میں اہل کوئی تو بتا دو ہم کو
کس کو تفویض کریں طلبل وعلم شبلی کا

http://www.hallagulla.com/urdu/

کارناموں کی نہ کیا اس کے کریں گے تقلید
مرثیہ پڑھ کے چلے جائیں گے ہم شبلی کا

کہتی ہے ہمتِ مرداں کے چلو اور بڑھو
رہنما سامنے ہے نقش قدم شبلی کا

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

www.HallaGulla.com

http://www.hallagulla.com/urdu/

Virtual Home for Real People